یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR.

اہلحدیث

امرتسر ۱۴ رجب المرجب ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۵ ستمبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کو تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
روسا و جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]
چھ ماہ کیلئے	[illegible]
ممالک غیر سے	[illegible]

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئیے - نمونہ بھی پرچہ - بیرنگ ڈاک واپس نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئیے - ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئیے

معذرت

اخبار کے متعلق مضامین کی کثرت اپنے خیالات کی اشاعت اور ذمہ داری سے اڈیٹر کو جس قدر تکلیف ہوتی ہو کسی دوسرے کو اسپر اطلاع نہیں ہو سکتی اہلحدیث چونکہ ہر ایک میدان کا سپاہی ہے لہذا مضامین کی کثرت اسکے لئے مناسب ہے اس لئے اخبار کی ترقی کرنیکا خیال مدت سے لگ رہا ہے کہ بجائے ۲ صفحوں کے ۲۰ صفحہ کر دیئے جائیں اور قیمت بھی خفیف سی زیادہ کی ہو مگر یہ ترقی تب تک نہیں ہو سکتی جب تک

ہمارے دوست

ترقی نہ کریں یعنے مقدور بھر اپنے احباب میں اہلحدیث کی اشاعت کریں اور ہر ایک صاحب کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ حسب طاقت خریدار

بنائیں جب ہمارے دوست پوری توجہ کریں گے ہماری اس کمی کو پورا کر دیگے تو ہم بھی اخبار کے چار صفحہ زائد کردینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کہ دوست چونکہ مدت سے بعض مضامین آئے ہوئے ہیں جنکو زیادہ دیر ہونے کو کوئی دخل کا اور ردی ہونے کا خطرہ ہو مگر اُن کے لکھنے والے حضرات کو کسی وجہ سے بدگمانی ہو رہی ہے اسلئے اب کی دفعہ دو ہفتوں کا اخبار اکٹھا ملکر نکالا گیا ہے۔ ناظرین اہلحدیث کی تیز رفتاری پر شاباش کہیں کہ وقت سے ایک ہفتہ پہلے حاضر خدمت ہوتا ہے۔

مولود شریف پر سوال؟

از سید حسن پہلواری

حضرت مولانا! السلام علیکم۔ ۱۰ اگست کے اہلحدیث میں جنابنے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت مجدد مولوی رشید احمد صاحب جناب مولوی عبدالحی صاحب یہ سب بزرگوار مولود شریف کو بدعت فرماتے ہیں اور قرآن حدیث سے اسکا ثبوت نہیں ملتا۔

مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ بھلا مولانا عبدالحی فرنگی محلی نے کہاں اور کس کتاب میں اسے بدعت کہا اور ناجائز بتایا ہے؟ اگر بدعت فرمایا ہے۔ تو بدعت حسنہ و مندوبہ قرار دیا ہے یا؟ جواب سے مع نقل عبارت مولانا مرحوم جلد مطلع فرماویں۔ انتہی

اڈیٹر: میں آپ کے اس سوال کی قدر کرتا ہوں شاباش! اسیطرح مسائل کی تحقیق ہو۔ تو مفید ہو سکتی ہے لیکن سوائے مولانا عبدالحی مرحوم کے باقی حضرات کی بابت سوال نہ کرنے سے یقین ہوتا ہے کہ ان کی بابت آپ کو یقین ہے کہ واقعی وہ مولود مروجہ کے مخالف ہیں این ہم غنیمت است۔ پس مولانا مرحوم کا فتویٰ غور سے سُنئے اور بدعت سیئہ یا حسنہ کا فیصلہ آپ ہی کر لیجئے۔ مولانا کا فتویٰ یہ ہے۔

"قیام بوقت ذکر ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ آج کل مروج ہے صحابہ اور تابعین و تبع تابعین اور فقہائے مجتہدین کے زمانہ میں ہرگز نہ تھا مفسرین اور شارحان حدیث میں سے کسی نے اسکو ذکر نہیں کیا نہ اشارۃً نہ صراحۃً نہ فقہاء متاخرین نے اپنی تصریحات اور قواعد جزئیات میں اسکو دخل کیا ہے صاحب شامی نے اسکو بے اصل بدعت کہا ہے اور بعض کتب فقہ میں اسکو بدعت سیئہ لکھا ہے چنانچہ رسالہ تفہیم المسائل میں منقول کتب معتبرہ منقول ہے اسلئے اس میں اختلاف عظیم ہے پس بزرگوار علماء قرون ثلثہ صحابہ تابعین تبع تابعین اور مجتہدین کے زمانہ میں نہ پائے جانیکی وجہ سے اور مفسرین اور شراح حدیث اور فقہاء متقدمین اور متاخرین حتی کہ جو لوگ نفس ذکر ولادت کو جائز کہتے ہیں ان کے بھی انکار اور صاحب سیرت شامیہ کے اسکو بے اصل بدعت کہنے کی وجہ سے اور بعض فقہ کی کتابوں میں اسکی خرابی ہونیکی وجہ سے اس سے منع کرتے ہیں اور بدعت سیئہ کہتے ہیں اور آجکل کے بعض خواص اور عوام بوقت آنحضرت کی تعظیم کے شبہ سے بدعت کہکر مستحب بلکہ سنت بلکہ واجب جانتے ہیں اور اسکو تارک کو بے تمیز بے ادب اور منکر کو کافر سمجھتے ہیں حالانکہ اگر بنظر انصاف دیکھیں تو یہ قیام افراد تعظیم میں داخل ہی نہیں۔

اور کسی عرب کا کسی فعل کو بعد قرون ثلثہ یعنے نوسے برس کی حجت نہیں ابن الہمام اور عینی اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہم اپنی کتابوں میں لکھ گئے۔ دیکھیے جسکا جی چاہے اور بطور استشہاد ایک کتاب کی عبارت لکھے دیتا ہوں۔

قلت هذا انما كان في زمن النبي صلى الله عليه وسلم والخلفاء الراشدين الى انقضاء القرون الثلثة وهي تسعون سنة فاما بعد ذالك فقد تغيرت الاحوال وكثرت البدع خصوصاً في زماننا هذا على ما لا يخفى انتهى ما في العيني یعنی عینی حنفی نے لکھا ہے کہ مسئلہ ہمارا اہل مدینہ کا ثابت ہے اور ان کے عمل کا حجت اور دلیل ہونا اسلئے کہ نہیں کہ تھا زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاء راشدین میں تین قرن گزرنے تک کہ وہ نوے برس ہیں لیکن بعد قرون ثلثہ کے پس تحقیق متغیر ہوئے احوال اور بہت ہوئیں بدعتیں خصوصاً ہمارے زمانہ میں اور یہی ملا علی قاری نے مستقل ایک رسالہ بدعات مدینہ میں لکھا ہے دیکھئے جسکا جی چاہے۔ مختصر مجموعہ فتاویٰ جلد دوم صفحہ ۲۴۴ و جلد اول صفحہ ۳۰۶

غالباً آپ کے اس سوال کا جواب ہو لیا۔ باقی آپ کی تحریر میں جو کسی کو

ahmadimuslim.de

جواب بارہ میں آپ بھیجتے ہیں بوجہ عام مفید نہ ہونیکے درج نہیں ہو سکتیں یہ بتانا تو آپ ہی سے نہیں ہوا بلکہ آپ کے مدمقابل کی بھی کوئی تحریر شائع نہیں کی۔ کیونکہ اخبار سب ناظرین کا ہے پس اڈیٹر کا فرض ہے۔ کہ اگر سب کا لحاظ نہ کرسکے تو اکثر کا تو خیال رکھے اسلئے مضمون نگاروں کو عموماً اور آپکی خدمت میں خصوصاً اور آپکے مدمقابل صاحب کی خدمت میں خصوصاً التماس کیجاتی ہے کہ مضمون عام فہم لکھا کریں جس سے ہر ایک پڑھنے والے کو خواہ وہ پہلے مضمون (مردود) سے واقف ہو یا نہ۔ آپکا مضمون خوب سمجھ میں آجائے

لارڈ کرزن اور خالد بن ولید

اس نوٹ کے لکھنے کا باعث جبکہ حضرت مسیح کا قول ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے آجکل لاٹ کرزن صاحب والسرائے ہند کے استعفا دینے کا چرچا اخباروں میں ہو رہا ہے اور بہت لمبے چوڑے مضامین لکھے جا رہے ہیں لیکن مطلب سعدی دیگر ست۔ اہلحدیث کی غرض مثل دیگر اخباروں کے دنیاوی نہیں بلکہ ایک مذہبی ہے۔ لاٹ کرزن نے استعفا کیوں دیا اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ لارڈ کچنر سپہ سالار افواج ہند نے ایک تجویز کی تھی جو لاٹ کرزن کے منشا کے خلاف تھی۔ اسی ناچاقی میں سپہ سالار نے استعفا دیا جو منظور نہ ہوا۔ اور وہ بجائے خود بحال ہے۔ آخر کار وزراء انگلستان نے لارڈ کچنر کی تجویز سے اتفاق کیا اسپر بات بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچی کہ لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے استعفا دیدیا۔ جو منظور کیا گیا۔ یہ ہے مختصر بیان لارڈ کرزن اور لارڈ کچنر انگریزی قوم کے ہیروؤں کے استعفا دینے کا۔ اسکے مقابلہ پر ہم اپنے ایک ہیرو (نرسنگہ) کا حال سنا کر حضرت مسیح کے قول مذکور کی تصدیق پوچھتے ہیں

سیف اللہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سپہ سالار افواج اسلامیہ تھے جس نے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام عرب کی بغاوت فرو کی اور شام کا ملک دمشق تک فتح کیا اتنے میں خلیفہ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ خلیفہ ثانی کی مصلحت یہ ہوئی کہ حضرت ابو عبیدہ کو (جو خالد کے ماتحت تھے) سپہ سالار کرکے خالد کو انکا ماتحت کیا جاوے چنانچہ یہ حکم دمشق میں خالد کو عین لڑائی کے وقت پہونچا۔ مگر خالد نے اس حکم کو کس حلم اور حوصلہ سے سنا۔ اللہ اللہ تمام دنیا پر ثابت کردیا۔ کہ خدا کی رضا جوئی کیلئے کام کرنیوالے ایسے ہوتے ہیں کام تو برابر جاری رکھا لیکن بعد فتح جب مال غنیمت جمع کرکے امام کے پاس لائے تو فرمایا ابو عبیدہ کے پاس لے جاؤ۔ امیر المومنین نے سپہ سالار انکو بنایا ہے میں انکا ماتحت ہوں اللہ اللہ! یہ جلادت اور یہ حلم حالانکہ خالد کا زور اور فوج کا اسپر اعتماد اس درجہ تھا۔ کہ اگر خالد اس وقت ذرہ سا سر ہلا دیتے تو وہ بغاوت ہوتی کہ شاید و باید۔ مگر شاباش کہ ذرا بھی تو چوں نہیں کی سچ ہے ؎

تواضع ز گردن فرازاں نکوست
گدا گر تواضع کند خوئے اوست

ادہر ہمارے لاٹ کرزن اور کچنر ہیں کہ ذرہ سے اختلاف رائے پر جسکا تصفیہ حکام بالادست نے باختیار خود کر دیا۔ آپے سے باہر ہو کر استعفا دیتے ہیں اور ہندوستان سے یہ شعر پڑھتے ہوئے تشریف لیجانے کو طیار ہیں ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

بے زبانوں کی فریاد

دیکھئے دنیا میں کیا کیا چیز ندارد ہے۔ السلام علیکم ندارد۔ مصافحہ ندارد۔ معانقہ ندارد۔ مزاج پرسی ندارد۔ بڑوں کی عزت ندارد۔ چھوٹوں پر رحم ندارد۔ ہائیں! ہائیں ارے میاں غیرت ہے آپ نے کیا کہا مولوی صاحب کچھ نہ پوچھو۔ زمانہ کی چرخ چلنے سے طبیعت ایسی کشمکش میں ہے جس چیز کو دیکھو وہ ندارد ہے حجابات کو دیکھو وہ ندارد۔ لیجئے آپ سن ڈالئے بزرگوں میں سے محبت ندارد۔ خردوں میں سے اطاعت ندارد۔ شریفوں میں وفا ندارد۔ شریف ندارد۔ ایفائے وعدہ ندارد۔ امسال ابر میں پانی ندارد۔ اسیوجہ سے فصل خریف ندارد۔ مسلمانوں کے بچوں میں ادب ندارد۔ اخلاق ندارد۔ مسلمانوں میں رحم ندارد۔ انصاف ندارد۔ مسافروں کی خبرگیری ندارد۔ علماء کی عزت ندارد۔ قومی ہمدردی ندارد

خوشی ندارد۔ ہمت ندارد۔ خدا و رسول کی پیروی ندارد۔ خیر کی سعی ندارد۔ ہوش ندارد۔ حواس ندارد۔ اخبار کی قیمت ندارد۔ عالموں کی نصیحت ندارد۔ عالموں کی صحبت ندارد۔ یہ ندارد۔ وہ ندارد۔ مگر ایک اور ندارد۔ وہ کیا ؟ معلموں کی تنخواہ ندارد۔ کیا اونکو تنخواہ نہیں ملتی ؟ جی خوش ! آپ بھی تعجب کیساتھ دریافت فرماتے ہیں۔ کیا کبھی آپ پر نہیں گذری۔ لیجئے اونکی تنخواہونکا بھی کچا چٹھا سنئے اول مدرسوں کی تنخواہ ہی قلیل اوپر غضب یہ ہے کہ ایک تنخواہ میں وہ کہ اون بیچارے غریب مدرسوں کو چار چھ ماہ میں تنخواہ ملتی ہے وہ بھی زیادہ دام جمع ہونے سے ہاتھ کی مٹھی نہیں کھلتی ہے۔ بھلا فرمائیے تو سہی کہ مدرس لوگ طلباء کی تعلیم کو کیسے نہ بیگار سمجھتے ہونگے۔ افسوس صد افسوس اپنی جناب خیر اندیش حاتم صفت سے اصرار کیساتھ ملتجی ہوں کہ اگر آپ ان مدرسوں کو تنخواہ ماہ بماہ عطا فرمادیں تو ہمکو یقین ہے کہ وہ مدرس ایسی خوشدلی اور مدبرانہ کوششوں سے کام دیں۔ کہ جس سے وہ جلد ترقی ہو جائیگی جناب باتیں تو تمہاری باون تولہ پاؤ رتی کی ہیں مگر آج آپ اپنا سارا خواب خیال یا بدولت کے رو برو کہہ گذرئیے۔ بہت اچھا اپنجانب پھر مراقبہ میں جاتے ہیں ہاں لو مولوی صاحب ذرا اسطرف توجہ دل فرما کر ہمارے خیالی پلاؤں کو نوش کیجئے۔ نیکوں کی صحبت ندارد۔ حیا ندارد۔ شرم ندارد۔ برکت ندارد۔ کھانوں پر بسم اللہ ندارد۔ تانیر زبانی ندارد۔ سنت نبویہ ندارد۔ شادیوں میں طریقہ نبوی ندارد۔ باتوں میں صدق ندارد۔ مزدور کی اُجرت ندارد۔ مسلمانوں کو مسلمانوں پر رحم ندارد۔ پردہ ندارد۔ جھوٹ میں سچ ندارد گالیوں سے پرہیز ندارد۔ خوش معاملگی ندارد۔ سائل کی مراد ندارد۔ سائل کا جواب ندارد۔ اخباروں میں مضمون شائع ہونا ندارد۔ مسلمانوں میں علم ندارد۔ نماز صلوٰۃ کما رایتمونی اصلی ندارد۔ روزہ ندارد۔ حج ندارد۔ خیرات ندارد۔ صدقہ ندارد۔ کرتے کے گرتے کی تواضع ندارد۔ زر و زیور کی زکوٰۃ ندارد۔ بکریوں کی زکوٰۃ۔ گائیوں بھینسوں کی زکوٰۃ ندارد۔ غلہ میں عشر دنیا ندارد۔ محبت اسلامی ندارد۔ یہ ندارد۔ وہ ندارد۔ ہم ندارد۔ تم ندارد۔ اسلام کی برکت ندارد۔ افسوس یہ اور وہ سب ندارد۔ پھر ہم پکے مسلمان ہیں ندارد۔ ارے میاں افسوس کی بات ہے کہ تمنے ایسی لمبی چوڑی دردناک خبر کیوں سنائی۔ کہ جس سے طبیعت کو اور رنج ہو۔ لبس بس اب ختم کیجئے۔ اب ہم ختم کرتے ہیں (رخصت) یغفر اللہ لنا و لکم۔ (راقم نامہ نگار از دیکانیر)

تعزیہ پرستی

(از مستری عظیم بخش صاحب)

بندہ کئی وجہ سے مضمون مندرجہ ذیل ارسال خدمت آنجناب نہ کر سکا اور اسکے اندراج کا وقت میرے خیال میں او سفر ہی تھا۔ اگر میرا خیال درست ہے۔ تو اسکو غیر وقت پہنچنے کی شکایت سے درگذر فرما کر مضمون ہذا کو اخبار اہلحدیث کے کسی کونے میں جگہ عنایت فرمائیے اور مضمون ہذا کی عبارت میں تغیر و تبدل کرنیکا آپکو اختیار ہے اس مضمون کے دو عنوان درج ذیل ہیں۔ جو مناسب ہو۔ وہ درج فرمائیے

(شاہجہانپور کے تعزیہ داری کا چہلم) یا (چہلم ضمیمہ محرم)

میں ہفتہ عشرہ سے شاہجہانپور میں مقیم ہوں۔ آج دوپہر کے بعد بہت سے مرد اور عورتوں کو جو نام کے مسلمان تھے لباس فاخرہ پہنے ہوئے شہر کے مشرق کیجانب جاتے ہوئے دیکھا۔ ایک برہمن سے جو میرے قریب ہی رہتا ہے معلوم ہوا۔ کہ آج چہلم اور کربلا میں اسکا میلا ہے (میں نے اخبار اہلحدیث نمبر ۲۲ میں یہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ ملک اودھ میں ہندو بھی تعزیہ پرستی کرتے ہیں) بندہ نے خیال کیا کہ بھلا میلے کو کربلا میں کیا تعلق ؟ لہٰذا بغرض تحقیق میں نے بھی وہاں جانیکا ارادہ کیا لیکن من تشبہ بقوم فھو منہ کا خیال آ کر پھر ارادہ ملتوی کر دیا۔ اور خاموش ہوا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد انما الاعمال بالنیات کو یاد کرنے سے پھر ارادہ مصمم کر لیا اور روانہ کربلا ہوا شہر کی جانب شرقی ایک ندی ہے اسکے نزدیک پہنچکر دیکھا تو واقعی ایک لشکر جرار بتقاضائے خواہشات نفسانی مجتمع ہو رہا ہے اور اس سے وہ تاریخی واقعہ یاد آگیا جو حضرت امام حسین علیہ السلام اور یزید کے مابین بابت خلافت ہوا تھا۔ گویا لشکر کے کوفیان بماتحتی عبداللہ ابن زیاد نہر فرات پر جمع ہو رہے ہے۔ (یہ مجمع بھی ندی کے متصل ہی تھا) اون ظالموں نے تو امام اور ان کے ہمراہیوں کو صرف ایک دو روز ہی میں شہید کیا تھا اور یہ ہر سال اون کی نقل کر کے اون کی ہتک کرتے ہیں تو کیا یہ اون سے کم ہیں۔ ہرگز نہیں۔ لیکن چونکہ نہر فرات پر سامان آسائش و اوباشی و عیاشی موجود نہیں تھے اسلئے اس مجمع کو میرے نزدیک رام لیلا پر تشبیہ بیجا نہ ہوگا کیونکہ یہاں پر ہر عمر کے مرد اور عورت اور بچے اور طوائف اور حلوائی اور

[1] بشرطیکہ غیر مفید ہو۔ (ایڈیٹر)

کبابی اور بنواڑی۔ اور لباطی اور بت فروش اور کئی قسم کے تماشے والے موجود تھے رام لیلا میں راون کا بانس اور کاغذ کا بت ہوتا ہے علاوہ ازیں یہاں تعزیے موجود تھے اور انگریزی باجا وغیرہ بڑی دھوم سے بج رہا تھا۔ یہ مرد اور عورت تقریباً بارہ بجے شب کو واپس گئے۔ یہ بات جو مشہور ہے کہ ایسے میلوں میں اکثر لوگوں کی خواہشات بدکاری پوری ہوتی ہیں۔ عجب نہیں کہ سچ ہو۔ کیونکہ ان عورات نے جو ۱۱ بجے دن کے گئی تھیں وہ کیا چیز تھی جو ۱۲ بجے رات تک دیکھی اور دن میں نہ معلوم ہوئی اور شاید یہ اپنے تئیں پردہ وغیرہ احکام شرعی کا مکلف بھی نہیں جانتی ہیں لیکن افسوس کیا ان کے مردوں کو شرم نہیں کہ ان کی بہو اور بیٹیوں کو ہزاروں لوگ غیر محرم بازار بہا دیکھتے ہیں۔ مگر ان عورتوں کا ایک دوسرا فریق پورا ہی تھا جبکہ اپنے تئیں پردہ نشین ہونیکا ثبوت دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ فریق گاڑی اور یکوں اور چھکڑوں میں جو سینکڑوں کی تعداد میں تھے بیٹھا تھا۔ اور ہزاروں کو اپنی نظر میں سے نکال آیا تھا اور بہتیرے صورت پرست بھی ادھر اودہر ان کے نزدیک ہی چکر لگا رہے تھے۔ افسوس ان عورتوں کو رسول خدا کا یہ حکم کیوں نہیں منوا لیتے۔ جو حضرت نے امہات المومنین حضرت میمونہ اور حضرت ام سلمہ کو کسی نابینا صحابی کے دیکھنے سے منع کرنے کی بابت فرمایا تھا۔ کہ یہ نابینا ہے۔ تو تم تو نابینا نہیں ہو۔ لیکن جب ان کے مرد ہی ایسی بے غیرتی کو باعث فخر جانیں۔ تو یہ بیچاریاں کیا کریں؟ سارے کربلا میں حسینی اور یزیدی دو فریق تھے اب نہیں معلوم کہ یہ تعزیہ پرست کونسے فریق کے حامی ہیں اگر یہ کہا جائے کہ ظالم کے حامی ہیں تو یزید وغیرہ کو کیوں برا کہتے ہیں اور اگر یہ کہا جائے کہ مظلوم کے حامی ہیں۔ تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ یہ لوگ پنجہ وغیرہ (شہدائے کربلا کے کٹے ہوئے ہاتھوں کی نقل) علم کرتے ہیں۔ شہدائے کربلا کی نعش کی نقل بنا کر اوسکی تشہیر کرتے ہیں۔ جو کہ خاص یزیدی لشکر نے فتح کی خوشی میں یا حاکم کے حکم سے کئے تھے اور ڈھول تاشے وغیرہ باجے شریعت میں ممنوع ہیں۔ پھر حضرت امام حسین علیہ السلام کے لشکر میں انکا ہونا کیونکر ممکن ہے۔ علیٰ ہذا جب بھی وہ ایکدوسرے کے واسطے علم نہیں کر سکتے تھے کیونکہ حرام ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ نقال ہونے کے علاوہ یہ اور کسی طرف بھی کے نہیں ہیں اور مسلمان کہلا کر اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ ان لوگوں میں جو اپنے آپکو بڑے عقلمند جانتے ہیں وہ کہا کرتے ہیں کہ تعزیہ داری بدعت حسنہ ہے اور اسکی وجہ سے غیر مذاہب کے لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں اور اسلامی رعب قائم ہے۔

بدعت کی بابت تو حضرت نے فرمایا ہے کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار اور حسنہ میں اسمیں تعزیہ پرستی اور عورتوں کی بے پردگی اور بدفعلی اور باجوں کی دھوم دھام ہی کا نام ہے تو بہت خوب اور غیر مذاہب کے جو لوگ ان باتوں کو دیکھکر مسلمان ہوتے ہیں اونکا مسلمان ہونا ہی کیا ہے وہ کنوئیں میں سے نکلکر کھائی میں گر پڑتے ہیں کیونکہ پہلے تو پتھر وغیرہ کے بت پوجتے تھے اور اب بانس اور کاغذ کا بت پوجنے لگے اور اسلامی رعب اور شان و شوکت کا قائم رہنا اگر انہی فعلوں پر منحصر ہے تو یہ فعل اور تو ہنود میں بدرجہا موجود ہیں۔ پھر اسلام ہی کی کیا خوبی رہی۔

پیارے اسلام کی نازک حالت کا فوٹو

(از شیخ احمد اللہ صاحب امروہی)

زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

کون نہیں جانتا کہ فی زمانا پیارے اسلام کی کیا حالت ہے؟ پیارا اسلام کس مصیبت میں گرفتار ہے کس آفت میں مبتلا ہے کس کشمکش میں پھنسا ہے کس دکھ درد میں اسیر ہے آہ افسوس پیارے اسلام کی اس نازک حالت کو لکھتے ہوئے کلیجہ بھی شق ہوا جاتا ہے ذرا غور کرو۔ ہائے اسلام پیارے اسلام کی داستان کیسی دردناک ہے ہائے ہائے اسلام ایسا جگر خراش لفظ ہے جسکو سنکر دل میں درد ہوتا ہے۔ آنکھوں میں آنسو آتے ہیں۔ آہ بیکسی۔ بیکسی میں کراہ کراہ میں اف نکلتی ہے! پیارا اسلام کس کس بیکسی کے عالم میں گرفتار ہے کیسے دگرگوں حالت ہو رہی ہے ایک طرف تو آریہ وغیرہ مخالفین اسلام اسلام پر دانت چبا رہے ہیں طرح طرح سے حملہ کر رہے ہیں حتی الامکان کوشش کر رہے ہیں کہ پیارا اسلام اس عالم سے یا کم از کم آریہ ورت (ہندوستان) سے قطعاً نیست و نابود ہو جاوے پیارے اسلام کا نام سوا کوئی بھی باقی نہ رہے۔

بلکہ حرف غلط کی طرح صفحہ ہستی سے مٹ جائے شب و روز اسلام پاک اور صاحب لولاک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں سرگرم ہیں پنڈت لیکھرام آریہ مقتول وقت مرگ یہ فقرہ کہہ مرا ہے کہ آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہو۔ اس پر ہمارے آریہ بھائی کیسے کیسے حاشیے چڑھاتے ہیں۔ اپنی قوم کو کن کن الفاظ میں کیسا جوش دلاتے ہیں شاباش ہے آریہ قوم کو اور اسکے اس جوش قومی کو شاباش۔ آہ پیارے اسلام کی مخالفت کرنا انہی لوگوں کا کام ہی پیشہ ہو رہا ہے بچہ بچہ مسلمانوں پر حملہ آور نظر آتا ہے خواہ اوسکی لیاقت ستیارتھ پرکاش ہی تک محدود ہو۔ مگر اپنے لیکچر یا وعظ کہیں میں اسلام اور بانی اسلام پر ضرور حملہ کرے گا۔ اس آریہ قوم نے ایک یہ بھی رزولیوشن لکھا ہے کہ جو کوئی اسلام کی تردید میں کتابیں لکھے اوسکو انعام دیا جاوے خاص اسلام کے خلاف لیکچر دینے والے آپدیشک رکھے گئے ہیں خاص اسلام و قرآن کی مخالفت میں رسالہ جاری کیا گیا ہے۔ رسالہ بھی کوئی معمولی رسالہ نہیں بلکہ ۱۰۰ صفحہ ضخامت کا ماہواری رسالہ عرصہ سے جاری ہے اور یہ سب باتیں صرف آریہ مقتول کے اس فقرہ "سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہو" کو مد نظر رکھکر عالم ظہور میں لائی گئی ہیں۔ غرضیکہ کوئی طریقہ کوئی دقیقہ ان لوگوں نے پیارے اسلام کے نیست و نابود کرنے میں باقی نہیں چھوڑا ہے۔ آہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی و اسم گرامی حقارت سے لینا قرآن پاک کی سر بازار تحقیر کرنا تو انکا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ ان پڑھ بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکانے میں یہ گروہ انسان کسی طرح مردود شیطان سے کم کوشش نہیں کر رہا ہیں کلیات آریہ مقتول ستیارتھ پرکاش۔ ترک اسلام۔ تہذیب الاسلام وغیرہ کتابیں دیکھنے والے اصحاب بخوبی جانتے ہیں کہ یہ فرقہ اسلام پاک اور نبی کریم کی شان میں کیسے کیسے مغلظات استعمال کرتا ہے۔ آہ کیا اس سے پیشتر بھی کبھی کسی نے پیارے اسلام کی نسبت ایسے ایسے گندہ الفاظ استعمال کیے۔ آہ کبھی نہیں ہرگز نہیں آہ اسلام کے مخالف پہلے بھی تھے ہاں پیارے اسلام کے معاند ہی تھے۔ مگر کیا ایسے مغلظات استعمال کرتے تھے ہرگز نہیں آہ! پھر کیا ہے؟ وجہ کچھ نہیں۔ کچھ تو ہمارے علماء کی غفلت ہے اور کچھ زمانے کی نیرنگی آہ ؎

ہم ہی قائل تری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے!

کچھ شک نہیں۔ کہ اگر ہمارے علماء خواب شیریں سے بیدار ہوں اور آپس کی نااتفاقی کو جو آکاس بیل کی طرح پیارے اسلام پر پھیل رہی ہے دور کرنا شروع کردیں۔ اور ادہر مخالفین کو جو دیمک کے مانند شجر اسلام میں چمٹی ہوئی ہیں جڑ سے رگڑنا شروع کردیں جیسا کہ بعض علماء کر رہے ہیں پھر دیکھیں کہ ہمارے اسلام کی حالت کیا نکلتی ہے۔ مگر نہیں اگر آریہ سماج اسلام کو مٹانے کی کوشش کر رہا ہے تو دوسری طرف ہمارے علماء کرام آپس میں ایکدوسرے کو کھائے جاتے ہیں شب و روز بجائے اتحاد و اتفاق کے تفرق و نفاق کو تقویت دے رہے ہیں۔ جہاں کسی نے ذرا بھی انکی منشا کے خلاف کام کیا۔ پس فوراً مورد لعن طعن ہو گیا کفر کے فتوے استفتوں کے ڈھیلوں یا برساتی کیڑوں کی مانند صدہا بکھرے پڑے ہیں۔ اگر ذرا بھی چوں کی فوراً جسٹرڈ یا اخباروں میں شائع کردیا آہ! افسوس اگر کسی نے اپنے خلاف آمین کہی یا رفع یدین کیا۔ فوراً جھگڑے پر آمادہ ہو گئے۔ گویا اس بیچارہ نے حدیث کے خلاف کیا ہے۔ نعوذ باللہ۔ اگر کہیں فاتحہ خلف امام پر جھگڑا ہے تو دوسری طرف میلاد وغیرہ مسائل پر ہاتھا پائی ہے۔ کہیں تقلید عدم تقلید پر مباحثہ ہے کہیں مقلدین غیر مقلدین (اہلحدیث) کو در عدالت جھکا رہے ہیں کہیں اہلحدیث مقلدین کو عدالت دکھا رہے ہیں۔ اگر ان سے اور آگے بڑھو تو مرزائیوں چکڑالویوں سے جا چھٹے خیر یہ بھی غنیمت مگر افسوس تو یہ ہے کہ وہ اس سے آگے بڑھنا جانتے ہی نہیں۔ آہ! پیارے اسلام کی حالت پر نظر تو کیجئے۔ ایک طرف تو ایک صاحب مسیح موعود کا دعویٰ کر رہے ہیں دوسرے صاحب حدیثوں کو چھوڑے بیٹھے ہیں۔ تیسرے صاحب کہتے ہیں کہ قرآن سے مکی و مدنی آیات کو علیحدہ کرو۔ چوتھے صاحب فرماتے ہیں۔ کہ آؤ ہم سے روحانی علاج کراؤ ہمنے روحانی مدرسہ کھولا ہے پھر یہ سب ایک دوسرے کے خلاف ہیں اسلئے خوب ایکدوسرے پر لعن طعن ہو رہے ہیں آہ! افسوس اجی یہ ہیں کون؟ لاریب پیارے اسلام کے افراد ہیں اپنے قیاسی یا اجتہادی غلطی سے ایک دوسرے کے مخالف ہو رہے ہیں یہ سب گلشن اسلام کے پھول ہیں کسی میں زیادہ خوشبو ہے کسی میں کم۔ غرضیکہ ہیں سب ایک ہی لڑی کے ہم لا ریب اگر نظر غور و فکر سے دیکھا جاوے تو فوراً یہ شعر زبان پر آتا ہو گا ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش ٭ من انداز قدت را می شناسم

ahmadimuslim.de

مگر بنظر انصاف سے دیکھئے کون رگ و ریشہ میں تعصب ایسا سرایت ہو گیا ہے کہ کچھ کرنے ہی نہیں دیتا ہے جہاں ذرا اختلاف ہوا۔ پس فوراً دو کوڑی کو کفر کا فتویٰ خرید لیا گیا۔ درحقیقت کفر ہے بھی بڑا ارزاں کوڑی کوڑی کو بھی کوئی نہیں پوچھتا ہے آہ! افسوس پھر وہی کلمہ نکلتا ہے کہ اے اسلام تیرا کیا حال ہے تو کس حالت میں ہے تیرے عمل کا کیا حال ہے آہ! کون آنکھ ہے جو اسلام کی ایسی نازک حالت پر آٹھ آٹھ آنسو نہ روئیگی۔ کون دل ہے؟ جو اس نقشہ کو دیکھکر پاش پاش نہ ہوگا اُف غضب ہائے سے یہ اختلاف تو پہلے زمانہ میں باعث رحمت تھا۔ کیا اب یہی باعث زحمت ہو گیا آہ افسوس ؎

اگر اختلاف اون میں باہم گر تھا ٭ و لیکن مدار اُسکا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا ٭ خلاف آشتی سے خوش آئیند تر تھا

آہ! آجکل یہ اختلاف بجائے مسلمانوں کے دیگر اقوام کو عموماً آریہ سماج کو خصوصاً فائدہ دے رہا ہے اور پیارے اسلام میں اختلاف باعث بغض و عناد ہو رہا ہے۔ سچ ہے ؎

جو تفرقہ اقوام کے آیا تھا مٹانے
اُس دین میں خود تفرقہ اب آ کے پڑا ہے

مسلمانو! او غیرت مند مسلمانو! سنتے ہو یا نہیں اگر چند روز اور یہی حالت رہی۔ تو خوب یاد رکھو ؎

ڈر ہے کہ کہیں نام بھی مٹ جائے نہ اسکا
مدت سے لئے دورِ زماں میٹ رہا ہے

میرے پیارے مسلمان بھائیو! اے سید الانبیاء کے حلقہ بگوش غلامو! اٹھو جاگو! بیدار ہو۔ خود سنبھلو۔ دوسروں کو سنبھالو۔ ابھی وقت باقی ہے لو ؎

غافل! تجھے گھڑیال یہ کرتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

اے میرے پیارے علماء! اس آپس کے تفرقہ کو مٹاؤ! اس تو تو میں میں کو موقوف کرو۔ دیکھئے آپ لوگوں کے اختلاف نے ہم عوام کا کیا حال کیا ہے مخالفین اسلام کو کیسا موقع دیا ہے وہ کیسے بغلیں بجا رہے ہیں کیسی باچھیں کھلا رہے ہیں لاریب آپکے اختلاف کا نتیجہ ہے میں راست راست کہتا ہوں کہ اگر آپ لوگ آپس میں اتفاق کریں تو ہم عوام کا نفاق حرف غلط کی طرح عالم ہستی سے مٹ جائے مگر ہمکو امید نہیں ہے کہ آپ لوگ اتفاق کیطرف رخ بھی کریں کچھ شک نہیں کہ زیادہ تر نفاق کا بیج بونے والے یہ ہی علماء ہیں ہم اپنے ناظرین کو ایک مفت کا جھگڑا دکھلانا چاہتے ہیں جو اڈیٹر ہمدرد نے اڈیٹر اہلحدیث سے چھیڑا ہوا ہے فریقین یعنی ہمدرد اور اہلحدیث کی تحریر کا موازنہ اگر کیا جائے تو اوسکو ایک دفتر چاہئے میرا فیصلہ یہ ہے کہ اہلحدیث کی تحریر سے ثالثیت کی بو آتی ہے اور ہمدرد کی تحریر سے جہالت ٹپکتی ہے ہماری تصدیق وہ حضرات خود کرینگے جو دونوں پرچوں کو انصاف سے دیکھتے ہونگے یہاں پر دو سوال پیدا ہوتے ہیں کہ ۱۔ ہمدرد اسلام آگرہ نے یہ چھیڑ کیوں کی؟ ۲۔ ایسی سخت تحریر کیوں ہوتی ہے؟ الجواب :- حکیم عبد الغنی صاحب نے نگینہ سے مباحثہ نگینہ پر ایک ریویو خدمت اقدس روانہ کیا آپنے اوس پر چند اعتراض جڑ دئے حکیم صاحب نے اعتراض کیا آپنے ہمدرد اسلام میں شائع کر دئیے [illegible] چونکہ مناظرہ مرتبہ اڈیٹر اہلحدیث ہے اہلحدیث نے اون اعتراضوں کے جواب مگر مختصر دئے اور بتلا دیا کہ مولانا اسکا یہ مطلب ہے مگر مولانا ایسے کب تھے کہ اپنی نسبت کوئی تحریر دیکھ سکتے۔ نہ معلوم کب سے خار کھائے بیٹھے تھے اس موقع کو غنیمت سمجھا اڈیٹر اہلحدیث کو خوب ہی بے نقط سنائیں مولوی ابو الوفا صاحب نے چاہا کہ مولانا صاحب کو ٹھنڈا کر دیں ورنہ مخالفین ہنسینگے پھر ملائم طریقہ سے سمجھا دیا۔ مگر مولانا ابو الفرج کب ٹھنڈے ہونے والے تھے اور بھی آگ بگولا ہو گئے چار پانچ پرچوں میں سلسلہ خوب جلے پھپھولے پھوڑے اور بہت تیری میری کر کے ہو گئے دیگر بزرگان دین پر بھی ہاتھ صاف کر دیا۔ چنانچہ ہمدرد اسلام مجریہ [illegible] ربیع الاول ۱۳۲۸ ہجری کے صفحہ ۱۲ میں مولوی ابو الوفا کی تحریر۔ آپ دیوبند و نگینہ میں علمائے علیحدہ ہے پھر فرماتے ہیں کہ وہ علمائے دین کہ جن کو عقائد اندر باہر کچھ بھی اثر نہیں رکھتے اور رکابیہ مذہب کی طرح جیسا وقت ہیں ویسا کرتے ہیں ایسے انسان کو الگ تھلگ رہنا بہتر ہے پھر صفحہ ۱۳ میں فرماتے ہیں کہ جب کوئی ایسا عالم یا اونکا ہم عقیدہ جماعت میں امام بنتا ہے کہ جو میلاد رسول کو حرام کہتا ہے اور کالے کاگ کھانیکو جائز ہی نہیں بلکہ خود کھاتا اور دوسروں کو کھلانیکی ترغیب دلاتا ہو۔ تو اوسکے پیچھے معلوم ہونے پر مولانا ابو الفرج شریک جماعت نہ ہونگے تو اونکا یہ فعل کوئی بیجا نہیں ۔ ان ہر دو تحریروں سے کیا معلوم ہوا۔ کسی حاشیہ کی ضرورت نہیں ہے زبان حال سے اپنے مدعا کو ظاہر کر رہی ہیں صرف یہ بتلا دینا ضروری ہے کہ یہ تحریر اڈیٹر ہمدرد اسلام کی کن علماء کی نسبت ہے

ahmadimuslim.de

پس سنئے حضرت مولانا محمود حسن صاحب مدرس اعلیٰ دیوبند حضرت مولانا احمد
حسن صاحب امروہہ حضرت مولانا حافظ احمد صاحب دیوبند مولانا محمد حسن صاحب
مرادآباد مولانا حاجی احمد علی صاحب میرٹھ وغیرہ علمائے احناف حضرت مولانا
عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی مولانا شاہ عین الحق صاحب مولانا حافظ عبداللہ
صاحب غازیپوری مولانا مولوی عبدالغفور صاحب دانا پوری مولانا ابو رحمت حسن صاحب
میرٹھی مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہ علمائے کرام ہیں۔ جناب اڈیٹر
ہمدرد بدعت کے خیال ناقص میں اپنے اندر باہر کچھ بھی اثر نہیں رکھتے ہیں
یہ سب رسالہ کا بیان سب ہیں نعوذ باللہ من ذالک صث کی تحریر خاصکر علمائے دیوبند
گنگوہ وغیرہ کی نسبت ہے آپ کے زعم ناسد میں علمائے دیوبند میلاد نبی کریم
کو حرام کہتے ہیں اور رسالے کے کہنے کو ملال لاحول ولا قوۃ خوب سمجھے
میلاد رسول اللہ کو کوئی بھی حرام نہیں کہتا ہے میں چاہتا ہوں۔ کہ پہلے
اپنے دوست ہمدرد بدعت کو علمائے دیوبند اور اور علمائے اہلحدیث کے
اقوال سے میلاد کا جواز دکھلاؤں بعد اپنے دوست سے دربارہ میلاد کچھ
سوال کروں۔ پس غور فرمائیے مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی اور مولانا
احمد علی صاحب محدث سہارنپوری اپنے فتاوے کے صفحہ ۹ میں فرماتے ہیں۔
کہ ذکر کرنا پیدائش ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم جو صحیح روایتوں کیساتھ
ہو موجب خیر و برکت ہے سطر ۷ تا ۱۲ ملاحظہ کرو۔ مولانا رشید احمد صاحب کا فتوے
عدم جواز قیام میں ہے اور براہین قاطعہ علی ظلام انوار ساطعہ کے صث کو ملاحظہ
کیجئے جہاں صاف صاف مرقوم ہے کہ ذکر میلاد فخر عالم علیہ السلام کو کوئی
منع نہیں کرتا۔ اسکے بعد اصلاح الرسوم مولانا اشرف علی صاحب کی بھی ملاحظہ
فرمائے اب آئیے میں آپکو علمائے اہلحدیث کے اقوال جواز محفل میں دکھلاؤں
اہلحدیث ۱۲ جلد ۲ صث کے کالم ایک میں ایک فتوی دربارہ محفل میلاد درج ہے
جسمیں مجیب صاحب فرماتے ہیں کہ ذکر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کون نہیں جانتا کہ
بلاشبہ محمود ہے الخ اور مولانا صدیق حسن خانصاحب کلمۃ الحق میں فرماتے
ہیں۔ کہ در پردہ مساوکہ مدعا از تحریر این ادلہ آنست کہ ذکر کیفیت ولادت
باسعادت فخر البشر ورد یا نقل احوال برکت اشتمال آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام
از مخذورات و ممنوعات است حاشا و کلا۔ بلکہ یاد کردن و درود فرستادن بر
رسول مقبول و ادراک حقائق حالات آنجناب صلعم اگر خالی از محرمات و مکروہات
باشد و بطور ورد و وظیفہ بود۔ موجب فرحت بسیار و برکت بشیار و مثمر ثواب
روز افزوں و منتہج حسنات گوناگوں است از علامات صدق و اتباع محبت و
کمال ایمان و ہر کہ بہرہ از نعمت اسلام و دولت ایمان دارد۔ زنہار ازیں تقصیہ
تلقص نشود ہیچ جائے کہ راحی بدعت حامی سنت ایں قسم سخن بلب آشنا
کند۔ انتہی بعد مولانا موصوف نے چند اشعار نعتیہ رقم کئے ہیں ان تحریرات
سے اظہر من الشمس ہے کہ نفس ذکر میلاد کو کوئی عالم بھی نہیں منع کرتا ہے
خواہ مقلد ہے یا اہلحدیث سب موجب خیر و برکت کہتے ہیں اب سنئے میرے
چند سوال ؟

۱ براہ مہربانی آپ میلاد مروجہ کو جسمیں کثرت روشنی بھی ہو پڑھنے والے بھی
خوش الحان امرد ہوں گلے بازی بھی ہو وقت ذکر تولد قیام بھی ہو احادیث
صحیحہ سے ثابت فرمائیے۔

چونکہ احادیث صحیحہ سے ثبوت غیر ممکن ہے بجز اسکے کہ حسان رضی اللہ عنہ
ممبر پر کھڑے ہو کر آنحضرت کی مدح کیا کرتے تھے جسکو میلاد سے کوئی مطلب
نہیں اسلئے سوال

۲ یہ ہے کہ آپ صحابہ ہی کے زمانے میں ایسی مجلس کا ثبوت دیجئے مگر یہ بھی
غیر ممکن پس سوال

۳ آپ کی آسانی کے لئے یہ ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
ہی اقوال سے ایسے محفل کو ثابت فرمائیے جنکے ہم اور آپ مقلد ہیں اگر یہ بھی محال
ہو تو سوال

۴ سنئے کہ ائمہ اربعہ کے اقوال سے اچھا انکو بھی نظر انداز کر دیجئے امام
محمد رح اور امام ابو یوسف کے اقوال سے سہی اگر وہی جواب غیر ممکن ہو۔ تو
سوال ؛۔

۵ خیر القرون میں آپ اسکا وجود ہی ثابت کیجئے اچھا لیجئے ہم آپ کی خاطر
ایک سوال اور کرتا ہوں کہ مسئلہ موجبہ ہیئت کذائیہ پر آپ اجماع ہی دکھلائیں
جسوقت آپ اجماع دکھلائینگے اوسوقت ہم بتلا دینگے کہ زمان حدوث محفل
میلاد میں کسقدر علماء مخالف تھے اور آپ کسقدر ہیں۔

رہا یہ کہ کالے کاگ کھانیکو علمائے دیوبند حلال کہتے ہیں بعض غلط ہے
علماء دیوبند نے جو کچھ اسکے متعلق تحریر کیا ہے وہ سابقین کے اقوال
تک ہو جو ہے باقی رہا مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہلحدیث پر آپکا
حملہ اسپر ہے کوئی نوٹس نہیں لینگے اور مولانا صاحب سے بھی یہی غرض ہو

ahmadimuslim.de

کہ آپ بھی صبر کیجئے ہرگز جواب کے واسطے قلم نہ اٹھایئے۔ ناظرین خود فیصلہ کرینگے آپ بھی واقف ہیں کہ

ان اللہ مع الصابرین

کرشن قادیانی کا دعویٰ نبوت و رسالت

(گذشتہ اشاعت سے پیوستہ)

(۵) اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۲۳ میں وحی نمبرا۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین صفحہ ۲۵ میں ترجمہ ہے ہم نے دنیا پر رحمت کے لئے تجھے بھیجا ہے۔

(ف) مرزا صاحب بذریعہ الہام بمقابلہ آیت قرآن محمد صلعم کی طرح رحمۃ اللعالمین ہونے کے بھی مدعی ہیں شاید وہ طاعون وغیرہ کی پیشگوئیاں اسی واسطے کرتے ہیں

(۶) اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۳۶ میں وحی نمبرا۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ صفحہ ۳۶ میں ترجمہ اور یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا جو کچھ تم سنتے ہو۔ یہ خدا کی وحی ہے۔

(ف) قرآن مجید میں جیسا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر بات کو خدا کی وحی کہا گیا۔ ویسا ہی مرزا صاحب بذریعہ الہام ہر ایک بات کو خدا کی وحی کہتے ہیں مگر ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مرزا صاحب کے مریدوں سے چند سوالوں کے جوابوں کا طلبگار ہوتا ہوں:۔

اے مرزائیو! اگر مرزا صاحب کا یہ دعوی کہ میری ہر بات خدا کی وحی ہے تمہارے نزدیک درست ہے

تو سوال یہ ہیں۔ ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۶۳ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ عنقریب تمام ہندو مسلمان ہو جائینگے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دیگا۔ اس بات کو عرصہ گیارہ بارہ سال کا گذر چکا ہے:۔

(۱) اس عرصہ میں خاص قادیان میں کتنے ہندو مسلمان ہوئے ہیں:۔

(۲) اور تمام ہندوستان کے ہندوؤں کے مسلمان ہونے میں کتنا عرصہ باقی ہے۔

(۳) ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۹۶ میں لکھتے ہیں کہ ۱۸۸۸ء میں مجھکو یہ الہام ہوا ہے کہ مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں تمہارے نکاح میں آویگی۔ اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۹۸ میں لکھا ہے کہ ۱۸۹۱ء میں سخت بیماری کی حالت میں مرزا صاحب کے دل میں پہلے الہام کے باعث یہ خیال ہوا۔ کہ اب تک مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے میرا نکاح کیوں نہ ہوا۔ شاید پہلا الہام میں نے غلط سمجھا ہے تو دوسرا الہام ہوا۔ الحق من ربک فلا تکونن من الممترین یعنے یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے اور تو کیوں شک کرتا ہے۔

(۴) آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۴۰ میں اپنے الہام کا ترجمہ لکھتے ہیں وحی نمبرا اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہ اپنے رب کی قسم سچ ہے۔ تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے ہم نے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی ٹلا نہیں سکتا۔ اور نشان دیکھکر منہ پھیر لینگے کہ یہ کوئی پکا فریب یا جادو ہے۔

(ف) اگر سچ مچ ہی خدا نے مرزا صاحب کا نکاح اس عورت کیساتھ باندھ دیا تھا۔ تو پھر بغیر طلاق اور بغیر موت مرزا صاحب اس عورت کی شادی دوسرے شخص کیساتھ کیوں ہو گئی؟

(۵) اور اس عورت کی شادی ہو جانے کے بعد مرزا صاحب نے اشتہار میں ظاہر کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ اس عورت کا خاوند ۳۰ ماہ نومبر ۱۸۹۲ء تک مر جائیگا۔ مگر یہ بھی غلط نکلا۔ کیونکہ آسمانی منکوحہ کا دوسرا خاوند میعاد مقررہ کے اندر فوت نہ ہوا۔ بلکہ وہ اب تک خدا کے فضل سے زندہ ہے۔

(۶) اور اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۳۴ میں جسکو مرزا صاحب نے سنہ ۱۹۰۰ء میں تصنیف کیا ہے لکھتے ہیں۔ کہ یردھا الیک اور حاشیہ میں لکھتے ہیں یردھا الیک سے صاف ظاہر ہے کہ ایک دفعہ اس عورت کا جانا اور واپس آنا شرط ہے۔

(ف) مرزا صاحب نے ۱۲ برس کے عرصہ میں ایک عورت کے شوق میں چند الہام جو غلط ہی نکلے ناحق صادق خدا پر جھوٹ بولا۔ حال یہ ہے کہ اس الہامات کا جسکو دعوی ہے وحی ہر بات ہے:۔ الراقم اللہ دتا خریدار اخبار

رنجش بے سود

(از مولوی محمد صاحب دہلوی)

اللہ جانے آج کل ہمارے علمائے حقانی کو جو بصفت لا یخافون لومۃ لائم کے ہیں۔ ان صاحبوں کو کیا ہو گیا ہے کہ آئے دن ایک نہ ایک خلش پیدا ہوتا رہتا ہے ابھی جنگ تقلید وغیرہ سے پورے طور پر فراغت نہیں پائی ہے کہ اب اس زور شور کے ساتھ آپس میں تردید رفع وقت سمع اللہ لمن حمدہ کے کہ حدیث مرفوعہ سے ثبوت جسکا پایا جاتا ہے ہونے لگی اور پھر ایسے ہیر اسمیں الفاظ خلاف تہذیب مثل پیٹ جھاڑ کے زبان و قلم سے نکال نکال کر خم ٹھوکنے لگی۔ اور یہ خیال دوڑانے لگی کہ ہمنے اچھا جواب دیا ہے کیا خوب ایک عتاب نامہ ۲۳ جولائی ۱۹۲۰ء کو اہلحدیث میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون سے ہمکو ان دیگر بے نیست کا مضمون ٹھیک رہا تھا ہم ہی سمجھکر جواب نہیں لکھا کہ کسی قسم کی بدگمانی اور جھگڑا نہ پیدا ہووے بڑی خرابی تو یہ ہے کہ یہ بحث اخباروں میں شائع ہو اور ہمارے علمائے کرام جن پر پوری طور پر اعتماد جملہ موحدین کا ہے سکوت کو کام میں لارہے ہیں۔ کسی افسوس بقول کسی کے ؎

نہ دل کچھ کہا نہیں جاتا ✦ اور بن کہے رہا نہیں جاتا

ہمارے علماء میں جدھر دیکھو۔ ادھر خانہ جنگیوں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ تو تو میں میں کا ڈنکا بج رہا ہے انا اللہ الخ اور بڑے بڑے علماء اسپر ہماری زبان کو تھامے ہوئے سکوت میں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں کیا تقیات کا خوف نہیں ہے۔ کتمان حق کا جامہ کیوں نہیں اتارتے۔ جو دن دہاڑے قلم کو اٹھا کر کے حق بات کو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس سے ارسال کا ثبوت ہو ظاہر کرکے مشرق مغرب میں بذریعہ اخبار پھیلا دیں اس سے بڑھکر اور کوئی خوشی کی بات نہیں معلوم ہوگی۔ کیوں کتمان حق پر تکیہ لگائے آرام سے چین کر رہے ہیں کیوں نہیں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دکھلاتے ؎

بہا ہے علم کا دریا شناور تیر کر آوے
وگر نہ تاباں لگے جو ہاتھ لاکر سبکو دکھلاوے

وائے بر حال علماء امرتسری خصوصاً مولانا عبدالجبار صاحب۔ و مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری و مولانا شمس الحق صاحب کیوں آپ نے سکوت اختیار کیا ہے اگر جنگ و جدال سے مزا آتا ہے تو بس خوب تماشا کیا کیجئے۔ عند اللہ اسکے جواب دہ آپ ہی ہونگے اور ہم لوگ ماجور و معیب ہونگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اگر حدیث ارسال کی نہ ملنے کی وجہ سے سکوت ہے تو بس ہمارا بھی رفع یدیہما کا پورا پورا ثبوت ہے باقی السلام علیکم ورحمۃ اللہ یغفر اللہ لنا ولکم

لیس للانسان الا ما سعیٰ

مکرمی جناب ایڈیٹر اہلحدیث! السلام علیکم! گیارہ اگست کے اہلحدیث میں میرے مضمون "لیس للانسان الا ما سعیٰ" کی جناب مولوی عبدالسلام صاحب اعظمی نے تردید کی اور اسپر اعتراضات کئے ہیں لہذا جواب بھی آپ ہی کی خدمت میں ارسال ہے۔ تاکہ آپ اسے شائع فرما کر مجھے ممنون کریں۔ وہو ہذا۔

پس سنیئے! میں نے آیت لیس للانسان الا ما سعیٰ میں جو لام تملیک کا لکھا ہے آپ پوچھتے ہیں کہ یہ کس اسلامی تفسیر میں لکھا ہے؟ فلاں فلاں تفسیر میں میرے پیش نظر ہیں کسی میں اسکا ذکر نہیں جناب! انہیں چند تفاسیر میں اسلامی تفسیروں کو محدود نہ کیجئے اور نظر کو ذرا اور وسیع فرمائیے روح المعانی جو سید آلوسی محقق عراقی کی نو جلدوں میں بہت ہی معتبر تفسیر ہے ملاحظہ ہو۔ اس آیت کی تفسیر میں ہے:-

ونحوہ کلام ابن عطیۃ قال والتحریر عندی فی ہذہ الآیۃ ان ملاک المعنی ہو اللام من قولہ سبحانہ للانسان فاذا حققت الشیٔ الذی حق الانسان ان یقول فیہ لی کذا لم تجدہ الا سعیہ وما یکون من رحمۃ بشفاعۃ او رعایۃ اب صالح او ابن صالح او تضعیف حسنات او نحو ذلک فلیس ہو للانسان ولا یسعہ ان یقول لی کذا وکذا الا علی تجوز والحاق بما ہو لحقیقۃ (جلد ۹ - ص ۲۷)

اس سے بھی واضح طور سے سنیئے تفسیر جامع البیان کا حکم

ahmadimuslim.de

ایک زمانے میں اہلحدیث نے بڑی آب و تاب سے شائع کیا تھا) میں آیۃ مذکورہ کی تفسیر میں لکھا ہے :- او معناه لا يملك شيئا غير ذلك وان كان قد يحصل له بفضل الله و بدعاء الغير و صدقته له نفع لكن هو لا يملك ذلك (جامع البیان برحاشیہ جلالین مطبوعہ دہلی ۲؎)

ان تفسیروں کے علاوہ اور کتابوں میں بھی اکثر علماء نے اس آیت میں لام تملیک کا لکھا ہے تحفۃ المحبین شرح احیاء العلوم (ص ۴۲۵ جلد ثانی) میں علامہ زبیدی محدث جنکی قطع نظر اس کے کہ تمام دنیا سے اہلحدیث میں فرید عصر گذرے ہیں نواب صدیق حسن خانصاحب نے بھی اتحاف النبلاء میں بہت کچھ مدح سرائی کی ہے تحریر فرماتے ہیں :- وذهب بعض اهل البدع من اهل الكلام الى عدم وصول شئ البتة لا الدعاء ولا غيره وقوله مردود بالكتاب والسنة واستدلال بقوله تعالى وان ليس للانسان الا ما سعى مدفوع بانه لم ينف انتفاع الرجل بسعي غيره وانما نفى ملك غير سعيه واما سعي غيره فهو ملك لساعيه فان شاء ان يبذله وان شاء ان يبقيه لنفسه وهو سبحانه وتعالى لم يقل انه لا ينتفع الا بما سعى ۔

اور قریباً ایسا ہی ملا علی قاری حنفی محدث شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں اور کچھ تغیر کیساتھ مذکورہ عبارت کو لکھتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ - وبين الامرين فرق بين فاخبر الله تعالى انه لا يملك الا سعيه الى قوله وهو سبحانه لم يقل لا ينتفع الا بما سعى

اچھا ان کو چھوڑئیے اور آئیے! میں آپکو فرقہ اہلحدیث کے پیشوا و مقتدا اور اخص الخواص جنکو رأس المحققین و تاج المدققین و ناصر السنہ و شیخ الاسلام کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے اور جنکی مدح و ثنا میں فرقہ اہلحدیث نے مجلدوں کا جزو سیاہ کر ڈالا ہے - اور مجلدات تیار کی ہیں یعنی ابن قیم اور ابن تیمیہ کے پاس لیچلوں - یقین ہے کہ آپ ان کی باتوں پر ضرور وثوق اور ان کے ارشاد کو تسلیم کرینگے کتاب الروح (ص ۲۰۶) میں علامہ ابن قیم ليس للانسان الا ما سعى کی تفسیر میں لکھتے ہیں وقالت طائفة اخرى القران لم ينف انتفاع الرجل بسعي غيره وانما نفى ملكه لغير سعيه الى قوله وهو سبحانه لم يقل لا ينتفع الا بما سعى - وكان شيخنا يختار هذه الطريقة و يرجحها دیکھئے یہ بھی لام تملیک کا لیتے

اور فرماتے ہیں کہ اسی کو ہمارے شیخ (ابن تیمیہ) اختیار کرتے اور ترجیح دیتے تھے)

افسوس اور سخت حیرت ہے کہ علامہ ابن تیمیہ جنکی تعریف و توصیف سے اتحاف النبلاء وغیرہ کے صفحے کے صفحے بھرے پڑے ہوں - اور جنکا رتبہ اہلحدیث کے نزدیک اتنا ہو جتنا کہ ہم لوگوں کے نزدیک حضرت سیدی و مولائی محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت خواجہ خواجگان حبیب اللہ خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہما و قدس سرہما العزیز وغیرہما کا رتبہ ہو - اُن کے قول و تفسیر پر تعجب کیا جائے اور ایک نئی بات سمجھی جائے یہی باتیں دلوں میں اس خیال کا باعث ہوتی ہیں کہ اس زمانے کے اہلحدیث اگلے محدثین و اہلحدیث کے مسلک و طریقے پر نہیں ہیں اور آپکا یہ سوال و تعجب آپ لوگوں کی قصر نظر پر دال ہے آپ لکھتے ہیں کہ "- ہاں اگر آپ فرماویں کہ یہ آیتیں اگلی امتوں یا کفار کے لئے خاص ہیں - تو میرے پاس کیا بلکہ تمام اسلامی دنیا میں بجز خاموشی اسکا جواب نہیں "- سبحان اللہ - جناب! میں نے تو ایسا نہیں کہا اور نہ کہونگا لیکن ذرا آپ اپنی مذکورہ بالا تفاسیر یا تفسیروں کو ملاحظہ فرمائیے کہ کن کن لوگوں نے آیت مذکورہ کو اگلی امتوں یا کفار کے حق میں یا منسوخ کہا ہے -

ایک جماعت اس امر کی قائل ہے کہ یہ آیت اگلی امتوں یا کفار کے حق میں ہے جیسا کہ تفسیر نیشاپوری - تفسیر کبیر وغیرہما اور کتاب الروح و شرح الصدور وغیرہ سے پتہ لگتا ہے - اور حضرت عکرمہ اور ربیع ابن انس وغیرہما اسی طرف گئے ہیں جیسا کہ تفسیر روح المعانی (جلد ۹ ص ۲۰) میں ہے وقال عكرمة كان هذا الحكم فى قوم ابراهيم وموسى عليهما السلام واما هذه الامة فللانسان منها ما سعى وما سعى غيره الخ وقال الربيع الانسان هنا الكافر واما المومن فله ما سعى وما سعى له غيره - وكذا فى شرح الصدور للسيوطي اور حضرت ابن عباس رض اور ایک جماعت اس کے منسوخ ہونے کی قائل ہے جیسا کہ تفسیر ابن جریر طبری و تفسیر روح المعانی میں ہے اور ابن حزم ظاہری محدث نے اپنے رسالہ ناسخ و منسوخ میں اسی مسلک کو اختیار کیا ہے لکھتے ہیں کہ - قوله تعالى وان ليس للانسان الا ما سعى نسخت بقوله والذين آمنوا واتبعتهم الاية الخ (رسالہ الناسخ والمنسوخ برحاشیہ جلالین جلد ۲ ص ۲۰)

ابن حزم ظاہری کو آپ لوگوں کا چھوڑ دینا ایک اور بھی عجب عجائب ہے

* کیا آپ کے نزدیک وہ ایسے نہیں؟ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

لانکم تعلمون قدرہ وتبحرہ فی العلوم النقلیۃ وسعۃ نظرہ فی دقائق القرآنیۃ والحدیثیۃ

جناب اعظمی صاحب! آپ نے جن تفسیروں کے نام گنوائے ہیں اگر ان میں لام تملیک کا ذکر نہیں تو اور توجیہات ہیں لیکن کسی مفسر نے سوائے معتزلی یا معتزلی العقائد کے اس آیت سے نفی انتفاع پر استدلال اور ایصال ثواب کا انکار نہیں کیا ہے جیسا کہ مولوی احمد حسن شرکت مقالہ نے بالکلیہ انکار کیا ہو افسوس ہے کہ آپ بھی ان کی تائید کرتے ہیں کہ آیت مذکورہ کے تو وہی معنی ہیں جو فرقہ اہلحدیث کے ایک مقتدا شخص نے بیان کیا۔ مگر الزام سے بچنے کے لئے پھر جلدی سے آیت کو عام مخصوص منہ البعض کہہ کر انتفاع کے قائل ہو جاتے ہیں لیکن واضح رہے کہ آپ کے مقتدا آیت کو عام مخصوص منہ البعض بھی نہیں کہتے تو بالکلیہ انتفاع کا انکار ہے۔

نمبر ۲ لطیفہ بھی بے دلیل نہیں۔ میں نے تو اس لطیفہ ہی کے کہا ہو اور علماء نے استدلال کیا ہے ملا علی قاری منح الازہر شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:—

والجواب ان الذی اھدی ثواب عمل لغیرہ سعی فی ایصال الثواب الی ذلک الغیر فیکون لہ ما سعی بہذہ الآیۃ ولا یکون لہ ما سعی الا بوصول الثواب الیہ فکانت الحجۃ لنا لا علینا - اور یہ تو ظاہر ہے کہ جو عمل علی غیر منہاج الشریعۃ ہوگا وہ لغو ہوگا۔ لیکن ایصال ثواب تو مشروع و مامور شے ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ قرآن خوانی کا ہبہ نماز کا ہبہ۔ عرس کے قُل کا ہبہ فاتحہ وغیرہ کا ہبہ کس طرح ثابت ہوا؟ افسوس ہے کہ آپ ایک ایسے امر کا انکار کرتے ہیں جس کے قائل و مجوز بڑے بڑے علماء سلف ہیں جیسے حضرت امام احمد ابن حنبل[1] حافظ شمس الدین بن عبد الواحد المقدسی ابو محمد سمرقندی حافظ ابن حجر عسقلانی امام محمد غزالی۔ ابو محمد عبد الحق (صاحب کتاب العاقبۃ) علامہ ابن قیم (پیشوائے اہلحدیث) و علامہ زبیدی محدث و علامہ جلال الدین سیوطی و ملا علی قاری اور ایک جماعت عظیم محدثین کی مثل امام عبد الوہاب شعرانی شاہ ولی اللہ محدث شاہ عبد العزیز محدث اور قاضی شوکانی امام اہلحدیث و مولوی اسمٰعیل شہید پیشوائے اہلحدیث و نواب صدیق حسن خانصاحب مقتدائے اہلحدیث وغیرہم (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے ایصال ثواب بطریقہ ہدیہ و ہبہ کے جواز کے قائل ہیں۔ مگر آپ کے نزدیک غیر مشروع ہو۔

سنئے! فتح القدیر شرح ہدایہ کتاب الحج باب الحج عن الغیر اور شرح الصدور (صفحہ ۱۳۰) وغیرہ میں ہے کہ حضرت علی مرتضٰی علیہ السلام سے یہ حدیث مروی ہے اخرج ابو محمد السمرقندی فی فضائل قل ہو اللہ احد عن علی مرفوعا من مر علی المقابر وقرأ قل ہو اللہ احد احدی عشرۃ مرۃ ثم وھب اجرہ للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات۔ اور اسی شرح الصدور (صفحہ [illegible]) میں ہے اخرج ابو القاسم سعد بن علی الزنجانی فی فوائدہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دخل المقابر ثم قرأ فاتحۃ الکتاب وقل ہو اللہ احد والہکم التکاثر ثم قال اللہم انی جعلت ثواب ما قرأت من کلامک لاہل المقابر من المؤمنین والمؤمنات کانوا شفعاء لہ الی اللہ تعالی

پیشوائے اہلحدیث علامہ ابن قیم کتاب الروح (صفحہ ۱۸۱) میں جمہور سلف اور خاصکر امام احمد ابن حنبل کا مسلک بتاتے ہوئے فرماتے ہیں وقال ایضا ای الامام احمد اقرءوا آیۃ الکرسی ثلث مرات وقل ہو اللہ احد وقل اللہم ان فضلہ لاہل المقابر اور شرح الصدور میں ہے وفی الاحیاء للغزالی والعاقبۃ لعبد الحق عن احمد بن حنبل قال اذا دخلتم المقابر فاقرءوا بفاتحۃ الکتاب والمعوذتین وقل ہو اللہ احد واجعلوا ذلک لاہل المقابر فانہ یصل الیہم (صفحہ ۱۱۰) دیکھئے! فاتحہ کا پورا طریقہ مذکور ہے۔ غرض بہتیرے آثار و اخبار اس بارہ میں موجود ہیں احادیث گو ضعاف کہے جائیں۔ لیکن مجموعہ طرق لکار حسن ہو جاتے ہیں جیسا کہ شرح الصدور (صفحہ [illegible]) میں ہے کہ فمجموعہا یدل علی ان لذلک اصلا وبان المسلمین ما زالوا فی کل عصر یجتمعون ویقرؤن لموتاہم من غیر نکیر فکان ذلک اجماعا۔

یہ شبہ کہ ہبہ میں تملیک و قبضہ شرط ہو عجیب طرح کا معلوم ہوتا ہے کیونکہ تملیک و قبضہ محسوسات میں ہوتا ہے اور ایصال ثواب محسوسات میں سے نہیں۔ ورنہ کیا آپ اسکا ثبوت دے سکتے ہیں کہ انسان اپنے لئے جو کچھ حسنات و خیرات و سعی کرتا ہے۔ اسکی اُسے تملیک حاصل ہو جاتی اور وہ اس پر قابض ہو جاتا ہے؟

کتاب الروح میں آپ کے علامہ ابن قیم نے مختلف جگہوں پر مسئلہ ہبہ و ہدیہ کی بحثیں کی ہیں۔ مطبع دائرۃ المعارف حیدرآباد سے منگا کر ملاحظہ کیجئے

[1] امام احمد بن حنبل پہلے اسکے منکر تھے پھر رجوع کیا جبکہ انہیں اس بارہ میں اثر ملگیا کما فی شرح الصدور صفحہ ۱۱۰ و کتاب الروح صفحہ ۱۹ من شاء فلیرجع الیہما

ایک جگہ (ص۱۰۹ میں) لکھتے ہیں: وانا ننتفع بالاسقاط کلہا ای بعضھا کذالک ینتفع بالھبۃ والاھداء ولا فرق بینھما فان ثواب العمل حق المؤدی الواھب فاذا جعلہ للمیت انتقل الیہ کما ان ما علی المیت من الحقوق من الدین وغیرہ ھو محض حق الحی فاذا ابرأہ وصل الابراء الیہ وسقط من ذمتہ فکلاھما حق الحی فای نص او قیاس او قاعدۃ من قواعد الشرع یوجب وصول احدھما ویمنع وصول الآخر الخ۔

ہدایہ باب الحج عن الغیر میں ہے الاصل فی ھذا ان الانسان لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ الی قولہ عند اہل السنۃ والجماعۃ۔

علامہ شوکانی امام اہلحدیث نیل الاوطار کی جلد دوم ص۲۰۹ میں لکھتے ہیں وقد اختلف فی غیر الصدقۃ من اعمال البر ھل یصل الی المیت فذھب المعتزلۃ الی انہ لا یصل الی المیت شیء واستدلوا بعموم الآیۃ وقال فی شرح الکنز ان للانسان ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ الی قولہ ویصل ذلک الی المیت وینفعہ عند اہل السنۃ

کتب حدیث کے باب الصوم الصدقۃ یا باب الجنائز میں شراح کے اقوال دیکھئے

مسک الختام میں جناب نواب صدیق حسن خانصاحب فرماتے ہیں شیخ در ترجمہ گفتہ در آثار قرأت فاتحۃ الکتاب و معوذتین و قل ھو اللہ و گرد انیدن ثواب برائے اہل مقابر آمدہ است۔

امام عبدالوہاب شعرانی کشف الغمہ (ص۲۳۵ جلد اول) میں فرماتے ہیں کہ قال ابن عباس کان رسول اللہ صلعم یحث علی الدعاء والصدقۃ القرب المہداۃ للاموات عن اقاربھم واخوانھم ویقول ذلک کلہ ینفعھم الخ۔

زبدۃ النصائح میں مولانا اسمعیل شہید مرحوم پیشوائے اہلحدیث کی تقریر شرح و بسط سے موجود ہے اور ساہارو ہے کے بڑے زوروں پر قائل ہیں ص۱۳۱ و ص۱۲۱ وغیرہ غور سے ملاحظہ ہو۔ تطویل کے خوف سے نقل نہیں کر سکتا۔

جناب من! باوجود ان آثار و اخبار و اقوال کے۔ پھر بھی اگر آپ اس کو انکار کر دیں۔ تو اس کا کوئی جواب نہیں۔ لیکن ذرا انصاف شرط ہے وما علینا الا البلاغ

ان عدت عدنا وان دافیت وافینا
وان ھجرت فانا قبل تکافینا

(الراقم خاکسار حسن پھلواروی)

ایک حنفی دوست کا عنایت نامہ

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث امرتسر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے اخبار مطبوعہ ۱۱ اگست ۱۹۱۶ء میں ایک مضمون بعنوان مسئلہ فساد اور نجد میری نظر سے گذرا۔ راقم مضمون نے شروع میں "ماخوذ از شفاء" مولانا عبد الحی صاحب کا لکھ کر آپ کو اس مضمون کے مطالعہ کی ترغیب دلائی ہے۔ مگر دیباچہ مضمون میں ایسی دراز لسانی کی ہے کہ الامان۔ اس مضمون کو حد سے زیادہ گندہ ہونے کی اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ آپ نے بھی حاشیہ پر اعتراض کر لیا کہ مضمون سخت ہے اور ایسے سخت الفاظ کا لکھنا اخلاق نبویہ کے خلاف ہے۔

راقم مضمون کی دریدہ دہنی اور دراز زبانی کی کوئی انتہا نہیں لفظ لفظ سے پیالی پی کر کوس رہا ہے اس پر بھی اسکو آپ یہ فرماتے ہیں کہ وہ یوں ہے اور وہ قبل اسکے کہ میں اس شخص کو اسکی بداخلاقی پر متوجہ کر کے اسکو توبہ و معذرت کرنے کی ترغیب دوں تینوں ناظرین با تمکین کو اسی اخبار کے ص۱ کے مطالعہ کی تکلیف دیتا ہوں۔ کوئی عبد السلام صاحب اعظمی بذیل عنوان لیس للانسان الا ما سعیٰ مضمون کے ابتداء میں یوں رقمطراز ہیں۔

"وہابی کا لفظ جو محض دل دکھانے کو استعمال کیا جسکی ممانعت گورنمنٹ سے ہو چکی ہے ہم نہیں سمجھتے کہ آیہ لا تنابزوا بالالقاب صرف صحابہ کے لئے تھی یا تمام امت محمدیہ کے لئے"

اب قابل غور یہ امر ہے کہ ایک ہی فرقہ کے ایک رکن تو لفظ وہابی کو دلا دکھانے والا لفظ بتاویں اور دوسرے رکن دنیا کی تمام گالیوں کو دوسرے کے حق میں روا رکھیں۔ ناظرین! خود ہی غور فرماویں۔ کہ ہم لوگوں پر ہمیشہ سخت زبانی کا الزام لگایا جاتا ہے لیکن کوئی صاحب بطور نمونہ مضمون زیر بحث کی سی گالی کسی مقلد کی طرف سے بحق غیر مقلدین بتلا سکتے ہیں ہرگز نہیں۔

(۲) اس میں شک نہیں۔ کہ بعض لوگ اب بھی وہابی کا لفظ لکھدیتے ہیں لیکن

ahmadimuslim.de

یہ لفظ جیسا عبدالسلام صاحب کا خیال ہے دل دکھانیوالا نہیں انکو یاد ہوگا۔ کہ جب اہلحدیث کا لقب آپ نے اختیار نہیں کیا ہوا تھا۔ اس زمانہ میں آپ لوگ فخر سے اپنے آپکو وہابی کہتے تھے بلکہ ایک شعر ہر ایک اہلحدیث کی زبان پر ہوتا تھا جسکا مفہوم یہ ہے کہ وہابی کے معنی ہیں رحمان والا (النسبت طرف وہاب کہ اسماء و صفات الٰہیہ سے ہے) اور جو وہابی نہیں وہ شیطان والا ہے مجھکو وہ شعر یاد نہیں۔ مگر آپ کو ضرور یاد ہوگا۔ البتہ بعض یورپین مصنفین (مثلاً ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر) نے لفظ وہابی کے معنے باغی لکھے اسلئے اس لفظ سے آپ لوگوں کو چڑھ ہو گئی۔ مگر اس لفظ کے معنے باغی کسی طرح نہیں ہو سکتے انہیں دنوں میں آپ لوگوں نے اپنے لئے لفظ محمدی تجویز کیا۔ لیکن جب یاروں نے اسپر یہ حاشیہ چڑھایا کہ وہابی فی الاصل غلط الفاظ تھا۔ کیونکہ اس فرقہ کی ابتداء محمد ابن عبدالوہاب[1] سے ہے نہ کہ عبدالوہاب سے اسلئے محمدی ٹھیک ہے تاکہ نسبت بطرف اصل ابتدا کرنیوالے کے ہو اسکے بعد آپ لوگوں نے اپنے لئے لفظ موحد[2] تجویز کیا جو ابتک بھی باوجود اختیار کرنے لقب اہلحدیث کے آپ اپنے لئے استعمال کرتے ہیں لیکن جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جب اس لفظ میں بھی یہ نقص محسوس کیا کہ یہ ضروری نہیں کہ ہر موحد مسلم ہو۔ کیونکہ عیسائیوں میں فرقہ یونی ٹیرین موحد ہے کفار میں بھی بعض فرقے موحد ہیں مگر وہ مسلمان نہیں۔ برخلاف اسکے یہ صحیح ہے کہ ہر مسلمان موحد ہے کیونکہ اسلام مرادف ایمان بالتوحید و بالرسالۃ کا علم ہے اسلئے مولوی صاحب موصوف نے بڑی غور و خوض کے بعد لفظ اہلحدیث اپنے لئے تجویز کیا۔ لیکن یہ لفظ بھی از روئے انصاف کسی طرح سے آپ لوگوں کے لئے مخصوص نہیں ہو سکتا بلحاظ استدلال بالحدیث تمام اسلامی فرقے جو احادیث نبوی کو مانتے اور واجب العمل سمجھتے ہیں اہل حدیث ہیں یہ دوسری بات ہے کہ کسی فرقہ کے نزدیک صحاح ستہ معتبر ہوں اور کسی کے نزدیک اور کوئی مجموعہ۔ بہرحال حدیث پر عامل ہیں اور اگر امر عام کو آپ لوگ خاص بھی کرنا چاہیں تو لیجئے آپ کے مخترع فرقہ (جنکی بدولت آپکو اہل حدیث کہلانا نصیب ہوا) مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے اصل مقررہ کے مطابق ہم آپکی تسلی کر سکتے ہیں۔

مولوی صاحب موصوف رسالہ نصیحت نامہ کے صفحہ ۳ میں بذیل "الجواب" تحریر فرماتے ہیں کہ اہل حدیث و اہلسنت ہونیکا مدار صرف کتب الحدیث سے استدلال نہیں ہے یہ استدلال تو غیر اہلحدیث حنفیہ شیعہ وغیرہ بھی کرتے ہیں۔ بلکہ مدار اہلحدیث اہل سنت ہونیکا اہل حدیث و اہلسنت کے اصول کی پابندی ہے اس سے ثابت ہوا کہ جو فرقہ اصول کا پابند ہے وہی اہلحدیث ہے مولوی صاحب نے استدلال بالحدیث کو تو الگ ہی رکھدیا۔ پس آپ لوگوں کے لئے اس لفظ کی کوئی تخصیص نہ رہی جب ہم سب اہل حدیث ہیں تو کوئی لفظ مابہ الامتیاز ضرور ہونا چاہئے۔

اب میں اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہوں کہ راقم مضمون زیر بحث نے ایک دفعہ برا بھلا کہنے پر کفایت نہ سمجھی بلکہ لگاتار گالیاں دیتا چلا گیا ہے۔ چنانچہ پہلے اس نے لکھا کہ:۔

"اسواسطے کہ بعض مولوی جو کہ بصورت انسان ہیں سیرت میں عزازیل کے بھی استاد ہیں"

یہ لکھکر اسکا دل ٹھنڈا نہیں ہوا۔ اور پھر یوں ارقام کیا کہ:۔

"ان مکار مولویوں کو رد اللہ بھی نصیب نہ ہوگا اور جوع انکو کتوں کی موت مار ڈالیگی"

(ہرچند کہ راقم مضمون مقلد نہیں اور تقلید شخصی کو کفر و شرک جانتا ہے مگر برخلاف اپنے مسلہ کے کتوں کی موت کی خواہش میں اسنے مرزا قادیانی کی تقلید کی۔ خدا تعصب کا ناس کرے۔ آہ تعصب بری بلا ہے)

اسپر بھی انکی شکم سیری نہیں ہوئی۔ دوسری دفعہ پھر لکھ مارا کہ یہ مولوی جو کہ بصورت انسان ہیں بسیرت شیطان ہیں (برائے خدا یہ تو بتا دیویں کہ پنجاب میں آپ کو تو کوئی مولوی کچھ نہیں کہتا تھا۔ اگر ایسا ہو۔ تو آپ بڑا غضب کرتے ہیں اور ہاں یہ بھی تو بتا دیجئے کہ تمام مولوی جو اختلافی مسائل پر بحث کرتے ہیں آپ کے خطاب کے مستحق ہیں یا خاص کسی فرقہ سے آپکو عداوت ہے اگر پہلی بات ہے تو میں آپکو ایسے مولویوں کی فہرست بنا کر بھیجدونگا افسوس کہ آپ نے ضد اور عداوت کے جوش میں دیکھا یہ بھی نہ سمجھا کہ اختلافی مسائل تو امام بخاری نے بھی بیان کئے پس ایسے نا شائستہ الفاظ علماء کے لئے لکھنا کس طرح زیبا ہیں۔

اسکے بعد پھر لکھتے ہیں کہ: "یہ گمراہ جاہل مولوی اپنے ہمراہ تمام عوام الناس کو گمراہی کے گڑھے میں گرانے کی فکر کر رہے ہیں۔ مگر میری دانست میں یہ مولوی مجسم شیطان قابل اس سزا کے تھے کہ ان کو توپوں پر دم کرا دیا جاتا۔ تاکہ پھر کبھی دوسرے مولانا صاحبان کو اس قسم کے فعل بد کرنے کی جرأت

[1] ردالمحتار میں لکھا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب مقلد تھا پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اہلحدیث کی ابتدا محمد بن عبدالوہاب سے ہوئی ہو (اڈیٹر)

[2] چونکہ لفظ ب۔ الے الغیر کا اشتباہ ہوتا تھا اسلئے بدل دیا گیا جیسا کہ لا تقولوا راعنا پر غور کرو۔ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

نہ ہوتی ہمگر مجھکو ایسا کرنے سے قانون سرکار مانع ہے ورنہ میں ان شیطان صورتوں کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرتا۔ اس میں شک نہیں کہ آپکو خدا و رسول کی اتباع سے تو کام ہی نہیں اگر آپ اطاعت خدا و رسول کو اپنے لئے لازمی بناتے تو ایسے ناشائستہ اور بدتہذیبی کے الفاظ نہ لکھتے اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ اگر آپکے بس میں ہوتا۔ تو آپ تو یوں سے بھی اڑا دیتے مگر مالک و مصالح حقیقی نے ہر ایک کو اسکی سرشت اور طبیعت کے موافق اختیارات دئیے ہیں سچ ہے خدا گنجے کو ناخن نہیں دیتا و لنعم ما قیل و انعم ما قال

گر بہ سکیں اگر پر داشتے ٭ تخم گنجشک از جہاں برداشتے

ایں وقت زاغ گا گر خر داشتے ٭ ہیچکس را در جہاں نگذاشتے

تعجب ہے کہ پہلی سطروں میں تو مولویوں کو صورت انسان سمجھا اور سیرت میں البتہ جو چاہا کہدیا لیکن غصہ اور عداوت نے طبیعت پر اسقدر قبضہ جمایا کہ چند سطریں لکھنے کے بعد اُن کے تصور میں صورتیں بھی شیطان نظر آنے لگیں۔ جو لوگ فنا فی اللہ ہو جاتے ہیں انکو سوائے ذات معبود مطلق کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا پس ہر ایک کیواسطے یہی قاعدہ ہے۔

ہاں صاحب! اتنا تو بتا دیجئے کہ فعل بد سے آپکی کیا مراد ہے آپ شرم کیوں کرتے ہیں جو فعل بد کسی سے آپ کے مقابلہ میں سرزد ہوا ہے اسکو ظاہر کر دیتے تاکہ اسی ایک کو عبرت ہوتی اگر ایک نے فعل بد کیا ہو تو آپ تمام دنیا کے مولویوں کو کیوں کوستے ہیں؟!

اسکے بعد آپ یوں درافشانی کرتے ہیں کہ "پس اس تحریر سے ان بد خلق لوگوں کو آگاہی ہو دے کہ وہ آپس میں فروعی مسائل نہ چھیڑیں"۔ سبحان اللہ چشم بد دور۔ آپکا خلق تو بلا کا ہے ایسے خلق کا نمونہ ابتدائے آفرینش عالم سے نہیں ملا۔ یہ تو بتائیے کہ مولوی آپ جیسا خلق رکھیں اگر اسیکا نام خلق ہے جو آپ سے ظاہر ہو رہا ہے تو مبارک ہیں وہ لوگ جنہیں اس خلق سے حصہ نہیں ملا۔ ہر ایک مسلمان کو خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے اخلاق نبویہ کا حصہ عطا فرما دے اور آپکے سے اخلاق سے خدا دشمنوں کو بھی بچا دے۔

آخری حملہ جو پٹنوی نامہ نگار نے کیا ہو وہ یہ ہے کہ "ایسے مولویو! مزدوری کرو اور کھیتی باڑی ہو اور مخلوق خداوندی کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرو۔ ورنہ اول جو گروہ جہنم میں جائیگا تمہیں لوگ ہو گے" ہاں صاحب اگر خداوند کریم آپکو جہنم کا داروغہ مقرر کر دے تو تعجب نہیں کہ آپ لوگوں کو زبردستی جہنم کیطرف کھینچ کر لے جاویں مگر آپ اطمینان رکھیں کہ ایسا نہیں ہوگا۔ یہ امر خدا کے اختیار میں ہے۔ وہ جسکو چاہے جنت میں بھیجے اور جسکو چاہے جہنم میں بھیجے۔ ہاں آپ کی یہ نصیحت بجا ہے کہ لوگوں کو راہ راست پر لانیکی کوشش کیجاوے لیکن اس کوشش کا نتیجہ بھی کسی کے اختیار میں نہیں تمام دنیا اگر نصیحت پذیر ہو جاوے۔ مگر جن لوگوں کی طبیعت میں ضد عداوت اور تعصب نے گھر کر لیا ہو۔ وہ اس نعمت سے بے بہرہ ہی رہینگے آخر دنیا میں ہی تو وہ لوگ بھی ہیں جنکے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ وَّلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور یہ بھی یاد رکھو کہ انہو آپکو ایسے لوگ خواہ کتنا ہی مومن اور مسلمان ظاہر کریں مگر فیصلہ ہو چکا ہو کہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ۔ پس فرمائیے کہ ایسے لوگوں کو بیچارے مولوی کس طرح راہ راست پر لاسکتے ہیں۔

ناظرین غور فرماویں کہ مضمون نگار مذکور نے اسقدر زبان درازی مولویوں کے کس جرم پر ظاہر کی ہے صرف یہ جرم کہ وہ اختلافی اور فروعی مسائل پر بحث کرتے ہیں لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہو کہ اسکو پہلو سوچ لینا چاہئیے تھا کہ جس مضمون کی تمہید میں آپنے ناپاک الفاظ کا استعمال کیا ہو کیا وہ اتفاقی اور اصولی مسئلہ ہے سنو میاں! اختلافی مسائل صحابہ کبارؓ کے زمانہ سے شروع ہوئے اور قیامت تک رہینگے کوئی محدث یا فقیہ دنیا میں ایسا نہ نکلیگا جسنے فروعی اور اختلافی مسائل پر بحث نہ کی ہو۔ تم خود سوچو کہ ہندوستان میں کس نے اختلافی مسائل کی بحث میں ابتدا کی آپ لوگوں کے طریقہ کے پھیلنے سے پہلے تمام ہندوستان اختلافات اور فساد سے بچا ہوا تھا مگر آپ لوگوں کا قدم مبارک جب سے ہندوستان میں آیا۔ اُسی دن سے فتنہ و فساد مقدمات نفاق شروع ہو گئے اور اسی باہمی نفاق نے آج مسلمانوں کو مقدمہ ذلیل کر رکھا ہو کہ الاماں۔ باایں ہمہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اختلافی و فروعی مسائل میں بحث کرنا منع ہے

حبل اخبار میں مضمون نگار نے اپنا مذہب مضمون چھپوایا ہو اسکی کوئی اشاعت ایسی ہو گی جسمیں فروعی اختلافی مسائل میں سے کسی نہ کسی مسئلہ کا اظہار ہو یا کیا مولوی ثناء اللہ صاحب کی کوئی تصنیف ایسی ہو گی جسمیں اختلافی مسائل پر بحث نہ ہو۔ پس میں نہیں سمجھتا کہ مضمون نگار مذکور نے کیوں اختلافی مسائل کی آڑ میں

ahmadimuslim.de

اپنی اندرونی حالت کا نقشہ اخبار میں کھینچا ہے۔

سنئو میاں لکھنوی! اختلافی و فروعی مسائل پر بحث کرنا تو کسی صورت سے مذموم یا ممنوع نہیں ہو سکتا۔ البتہ بحث میں تہذیب اور احتیاط کی شرط ہو البتہ اگر کوئی بری بات ہے تو وہ یہ ہے جو آپ نے اپنے مضمون میں دکھلائی۔

ہر چند کہ بحکم جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا و دیگر آیات قرآنیہ کے اگر آپ کی نسبت ایسی ہی دلشکن باتیں تحریر کر دی جاتیں تو ہمارا حق تھا۔ مگر ہم عفو سے کام لیتے ہیں کیونکہ عفو کو بہ نسبت قصاص کے زیادہ درجہ حاصل ہے لیکن چند ایک باتیں بطور نصیحت کے کہہ دینا ضروری ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسےٰ و ہارون علیہما السلام کو فرعون سے ہمکلام ہونے کے لئے بھی یہ حکم فرمایا کہ وقولا لہ قولاً لینا یعنے فرعون کے ساتھ نرم کلامی سے پیش آنا اور آنحضرت محمد صلعم کو حکم فرمایا کہ وجادلھم بالتی ھی احسن یعنے مخالفین سے احسن طریق سے مجادلہ کرو یعنے محبت و نرمی سے پیش آؤ۔ پس آپ غور فرما دیں کہ جب کفار کے ساتھ ایسے خلق کی تعلیم دی گئی ہے تو کیا جائز ہو سکتا ہے کہ اہل اسلام بلکہ اہل اسلام کے علماء کی نسبت ایسے درشت الفاظ استعمال کئے جائیں جو پنجاب کا چوہڑہ بھی زبان سے نہ نکال سکیں۔

بالآخر میں اپنے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی حدیث بخاری سے نقل کرتا ہوں اور توجہ دلاتا ہوں جبکہ آپ لوگ قرآن شریف پر (قولاً نہیں بلکہ فعلاً) ترجیح دیتے ہیں:۔ اربع من کن فیہ کان منافقاً خالصاً ومن کانت فیہ خصلۃ منہن کان فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان۔ واذا حدث کذب واذا عاہد غدر واذا خاصم فجر۔ فجر کے معنی مرقات میں یوں لکھے ہیں کہ ای شتم ورمی بالاشیاء القبیحۃ

اب میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم بطفیل اپنے حبیب پاک کے ہم سب کو نیک اخلاق بناوے اور ان علامتوں سے بچے رہنے کی توفیق عطا فرما دے آمین:۔

خاکسار غلام احمد اخگر امرتسری

(ایڈیٹر ہم نے خود ہی نامہ نگار کو سخت کلامی پر متنبہ کر دیا تھا اس لئے آپ کے جواب کی حاجت نہ تھی بہرحال ابتو کوئی کسر نہ رہی۔ آئندہ کو اس نزاع کے متعلق تحریرات درج نہ ہونگی۔ ہاں اصل مسئلہ کے متعلق انکار نہیں

سچے مسیح کی قبر

ایک ہے انسان جسکی دو زباں ✦ یہ تو ہیں بس میرزائے قادیاں

دیکھو ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۷۳ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں وہو ہذا۔ یہ سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا زندہ ہو گیا۔

ف ۱۔ اس عبارت سے بقول مرزا صاحب دو امر ظاہر ہیں (اول) یہ کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں فوت ہوا۔ (دوم) گلیل میں دفن ہونے کے بعد دفن شدہ جسم زندہ نہیں ہوا۔

اور ستارہ قیصرہ ہند کے صفحہ ۱۰ میں لکھتے ہیں وہو ہذا۔ ایک بڑی خوشخبری جو ہمیں ملی ہے وہ یہ ہے کہ دلائل قاطعہ سے ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے۔

(سوال) اے مرزائیو! ایمان سے ہی سچ کہو کہ بقول مرزا صاحب مسیح علیہ السلام گلیل میں تو فوت ہوئے اور مدفون شدہ جسم بھی پھر زندہ نہیں ہوا۔ تو پھر کشمیر میں اُن کی قبر کس طرح سے ہو گی۔ تم کچھ عقل سے بھی کام لیا کرتے ہو یا اندھے مقلد کی مانند ہو۔ تم دیدہ و دانستہ حق اور باطل میں فرق نہیں کرتے ہو یا حق کی طرف رجوع کرنا عار سمجھتے ہو۔ تم کس طرح ایسے شخص کی بات پر اعتبار کرتے ہو جسکو اپنے قول پر ہی اعتبار نہیں رہتا۔ تم جلد توبہ کرو۔ ورنہ میرے سوال کا جواب دو۔ کہ دو رنگی کیوں آپکے مرشد صاحب کی ازالہ اوہام کی عبارت سچی یا ستارہ قیصرہ ہند کی۔

الراقم:۔ اللہ دتا از جھنگ

تاثیر الخمار

(از جناب ڈاکٹر پرمانند صاحب جگادہری ضلع انبالہ)

چونکہ میرے خیال میں اہلحدیث اخبار امرتسر اسلامی اخبارات میں ایک خاص اخبار ہے۔ کیونکہ اس کے مضامین خصوصیت سے ایک اعلےٰ درجہ کی

لہ کب اور کس مسئلہ میں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

ترتیب سے مرتب ہوگئے ہیں اسلئے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ اسی شریف اخبار کے ذریعہ سے حفظ صحت کے متعلق پبلک کی خدمت میں کچھ عرض کیا جاوے سیدہے کو اولٹا سمجھنا یا اُلٹے کو سیدا سمجھنا یا سیدہے کو سیدہا اور اُلٹے کو اُلٹا سمجھنا یہ پبلک کے علم اور عقل پر موقوف ہے۔

چونکہ ہمارے پاس چند معززین کے خطوط ہمارے مضمون کی تائید میں موصول ہوئے ہیں اور اُنہوں نے ظاہر کیا ہے کہ واقعی ایسے مضامین نہایت مفید عام ہیں اسلئے ہم حتے المقدور مضامین کو درج کرانے کی کوشش کرینگے ۔

اے واعظانِ دین! اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ لوگ تہِ دل سے کوشاں ہیں کہ خلقت راہ راست پر آوے۔ دین حق پر قایم ہو۔ لوگوں کے عمل برائیوں سے پاک ہوں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن آپکو معلوم ہوگا کہ جب کسی مقام پر بدمعاشوں کے مجمع کی تشریف آوری ہوتی ہے تو شریف آدمیوں کے مجمع کو وہاں سے فی الفور ہٹ جانا پڑتا ہے اس طرح سے جبکہ تمہاری تعداد سے زیادہ انسان دیگر انسانوں کو ہر وقت بدمعاشی کی تعلیم دیتے ہیں لوگوں کو سُلفے۔ تہبنگ۔ مدک۔ تمباکو۔ شراب پینا سکہلاتے ہیں۔ رنڈی بازی۔ قمار بازی زناکاری کی طرف ہر وقت کہینچتے رہتے ہیں لوکین کہانا سکہلاتے ہیں۔ اور ہر وقت طرح طرح کی بدمعاشی عیاشی چالاکی پڑہاتے رہتے ہیں تو تمہاری خفیف سی کوشش اُن لوگوں پر کسطرح غالب آسکتی ہے میری رائے ناقص کے مطابق مذہبی اصول اور فرعات کی طرف توجہ غور کرنا۔ کیونکہ جبتک لوگوں کے دل عیبوں اور طرح طرح کی نشہ بازیوں بدچال چلنیوں سے پاک نہ ہونگے۔ تب تک اُن لوگوں کا کیا مذہب قرار دیا جاسکتا ہے۔ مذہب کا اصول ہر وقت چہیڑ چہاڑ بحث مباحثہ تردید ترمیم پر مبنی نہیں ہے بلکہ مذہب کا پہلا اصول اسبات پر مبنی ہے کہ تمام دنیا بہر کے لوگوں کی عملی زندگی درست ہو جاوے اور لوگ راہ راست پر آجائیں۔ خدا کے نزدیک اُس بدسیرت سید اور مولوی سے وہ شخص ادنی پیشہ والا اچھا ہے۔ کہ جو نیک سیرت ہو۔ اُس دہم کہ باز پنڈت سے وہ شودر اچہا ہے کہ جو اپنی اوقات بسری نیکی کے ساتھ کرتا ہو۔ پس زیادہ طول طویل مضمون کی تو اخبار میں گنجائش نہیں ہوتی دانا کو اشارہ ہی کافی ہے۔ لیکن اگر اپنی سوسائٹیوں کو یا اپنے لائق ممبروں کو اپنے مذہب یا دین میں قایم رکھنا چاہتے ہو (خواہ اُنکی تعداد تہوڑی ہی ہو۔ کیونکہ حکما کے نزدیک ایک لاکھہ بدمعاشوں کے مجمع سے ایک شریف آدمی بہتر ہے) تو اپنے لکچروں اپنے وعظوں میں لوگوں کو پہلے اپنی عملی زندگی نیک بنانے کی ترغیب دو۔ اُن کی شرابیں چہڑاؤ۔ انکو مذہبًا اور طبًا اسلئے تاڑی۔ بہنگ۔ افیون۔ شراب کے نقصانات بتلاؤ (دیکھو قانون رسالہ حفظ صحت نمبر ۲ مصنفہ ڈاکٹر پرمانند صاحب جگادہری صفحہ ۸۰ جو اس پتہ سے مفت ملتا ہے) حقیقی عشق کی راہ سکہلاؤ۔ بداعمالیوں کی بیخ کنی کرنے کی کوشش کرو۔ تاکہ تم اپنے مدعا میں کامیابی حاصل کرو۔ اور لوگ اپنے اپنے راستہ کو سمجہیں اور اُس پر قایم ہوں۔ ورنہ اس تو تو اور میں میں میں سوائے لڑکوں کے کہیل کے نتیجے کے اور کیا حاصل ہوسکتا ہے اسکا نتیجہ تو یہ ہوسکتا ہے کہ اُدہر ہندوؤں میں ہزاروں فرقے ہوگئے اُدہر دین اسلام میں بیسیوں آدمی اپنی ڈیڑہ اینٹ کی مسجد علیحدہ ہی ہانکتے اگ کہو چلو لوگوں کے لئے تماشا ہوگیا اور پبلک کے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ جب عالماں ہی کے دل پہوٹ سے بہرے ہوئے ہیں ایک کی بات کو ایک پسند نہیں کرتا۔ ایک کو دیکہکر ایک ٹھنڈا نہیں ہوتا بلکہ جلتا ہے تو پہر ان کی تحریر یا تقریر میں کیا اثر ہوگا۔ اور اُس سے نتیجہ ہی کیا نکلیگا۔ کیونکہ جو آدمی خود فضیحتے میں مبتلا ہوں وہ دوسروں کو کیا نصیحت کرسکتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

غزل

(از مولوی حاجی سید حسن صاحب ناگپوری)

ہے وہی مومن جو شیطانی کہانی چہوڑ دے
جب تو وہ ہو گا مسلمان لن ترانی چہوڑ دے
جس کو ہو سنت پیاری اُس پہ واجب ہوگیا
فعل بدعت چہوڑ دے اور بدزبانی چہوڑ دے
شیوۂ منکر کو وہ ہرگز نہ دے دل میں جگہہ
اور خیال فاسقانہ دل میں لانی چہوڑ دے
ہے نشانی مومنوں کی ظاہر و باطن یہی
رسم باطل رسم سنت میں ملانی چہوڑ دے

لہ ہندوستان کے تباہ کرنے کیلئے ایک اور نشیلی اور غارتگر چیز ولایت سے نکل آئی ہے جسکا ذکر ہم دوسرے پرچہ میں تشریح طور پر کرینگے۔

ahmadimuslim.de

الغرض پابند ہے یہ سنت پہ کوئی مومن ذرا
جھوٹ معشوقوں کی وہ نعت بنانی چھوڑ دے
کیونکہ کاذب پہ خدا کی لعنت و پھٹکار ہے
اسلئے حق بات میں ناحق ملانی چھوڑ دے
نیک ظن رہنا مدامی بدگماں ہرگز نہ بن
بدگمانی میں زباں اپنی ہلانی چھوڑ دے
جھوٹ گو اکثر منافق ہوتے ہیں بے ایمان
اب نفاقِ دل کو اپنے یار جانی چھوڑ دے
ایسی باتوں سے خدا اور مصطفےٰ بیزار ہیں
کار مکاروں کے تو اب کامرانی چھوڑ دے
کام شرع کے مطابق کر تو بس اپنے مدام
مشرکوں کے کار بد کی کل نشانی چھوڑ دے
ہے جو ظاہر پاس شرع تو دل بھی ویسا ہی تو رکھ
مرد بن جا اے میاں! چالیں زنانی چھوڑ دے
شرع کا ہر جا مقلد مصطفےٰ کی چال چل
بے شرع رسمیں تو اب احمد گرانی چھوڑ دے
رکھ محبت تو حدیث مصطفےٰ سے روز و شب
کفر و بدعت شرک سے رشتہ لگانی چھوڑ دے
مفسدیں سے بے شک خدا اور مصطفےٰ کو ہیں بغض
تو فسادی بن نہ اب ایذا رسانی چھوڑ دے
زندگی ہے پنج روزہ اسپہ مت مغرور ہو
بے حیائی کی جہاں میں زندگانی چھوڑ دے
جس سے راضی ہو خدا اور رسول اللہ بھی
فرض ہے کرنا وہی سب بے ایمانی چھوڑ دے
حشر میں گر سرخرو رہنا ہے تجھکو اے حسن
تو کبھی ناجائز مشاعرہ اب بنانی چھوڑ دے

چودھویں صدی کا مسیح مرزا قادیانی کے سوانح زندگی ناول کے پیرایہ میں۔ قیمت ؏

دنیا کی زندگی

(از جناب محمد عبد الرحمن صاحب)

اعتبار زندگی کیا ایک دن مر جانا بھی ہے
کیا ہوا اگرچہ میسر تاج شاہانہ بھی ہے
یہ سرائے فانی ہے کیا نہیں تجھکو خبر
جو یہاں آیا تو اسکو کوچ کر جانا بھی ہے
بھول مت اس کنج کو در الفت فرزند و زن
جس میں تنہائی کے باعث تجھکو گھبرانا بھی ہے
بستر گل پہ اگرچہ کیا ہوا لیٹا کوئی
آہ بر فرش زمیں وہ پاؤں پھیلانا بھی ہے
اس چمن میں عندلیبو گو کہ ہے فصل بہار
دیکھنا پھر تم خزاں کے روز کا آنا بھی ہے
آج تک تو چین سے گذری نہیں معلوم ہے
زندگی بھر آہ کیا کیا رنج و غم کھانا بھی ہے
پھر کیا ہی فائدہ گر ہو فرشتہ لعنتی
بندۂ خاکی تو بس در خاک ملجانا بھی ہے
سنت نبوی سے ہرگز ہو نہ تو مت خفا
امتی تجھکو اگر منظور کہلانا بھی ہے
کر لے نیکی یا بدی اے دل جو کرنا ہو کر آج
یاد رکھ آخر تجھے اک روز پچھتانا بھی ہے
ہو وہی پند و وعظ پہ کیونکہ منافق عجز
گر وہ سر اپنا ہلا کر ظاہرا مانا بھی ہے
مت نظر کیجیو یہ آبادی ملک زندگی
جب یہ آبادی تو اسکے ساتھ ویرانہ بھی ہے
یہ نہ جانیو اے دل کیا اپنا جو ہر چھپ جائیگا
دیکھ کر واں دفتر اعمال شرمانا بھی ہے
موڑ نا سنت سے منہ ہرگز نہ اپنا اے اخی
صورت اپنی مصطفےٰ کو کیونکہ دکھلانا بھی ہے
آخرت کیلئے تیار ہی زاد سفر
توشہ منزل اگر ہمراہ لیجانا بھی ہے
موڑ لیتی ہو تجھ سے اپنا منہ کیوں آج ہی
گور تنگ قبر میں افسوس پہنچانا بھی ہے
مختصر اس پیرہن ہی پہ نہیں اپنا لباس
چار کو ہاتھوں کفن اسی بار پہنانا بھی ہے
ارض خوشی میں سب تجھ سے جو ... ہیں
کیا ہوا اے جان من گو خویش بیگانہ بھی ہے

جسم کو کیا خدا کا سب ہو غافل موت سے
تیرے بندوں میں سے اک بندہ یہ دیوانہ بھی ہے

بقیہ مکالمہ عقل

(از مولوی محمد عثمان صاحب مختار ...)

سلسلہ کیلئے دیکھو اہلحدیث ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء

سن چکا عقل جب یہ جواب
تب کہا میں نے اے ابو الالباب
میرے بارے میں جو کہا تو نے
کوئی شک کی نہیں ہے یہ بات جناب

لہ لقیہ نمبر گم ہوگیا تھا دوبارہ طلب کرنیسے وقت ہوگیا۔ اسلئے چند ایک نمبروں کا فاصلہ ہوگیا (اڈیٹر)

خود مُقصّر ہوں گناہ پہ اپنے
شرم آتی ہے اپنے مالک کو
جیسے جیسے گناہ کئے ہم نے
آج ظاہر ہوں گر زمانے پہ
پاس تک بیٹھنے نہ دیں مجھکو
لب پہ توبہ ہو دل میں ہوس گناہ
ہے ابھی تک مزاج میں مجھ میں
اچھی صورت جہاں نظر آئی
لیک صدقہ میں اپنے مولا کے
میرا مالک ہے خدا تعالےٰ
مجھکو دیتا ہے نعمتیں کیا کیا
چھوڑ دے مجھکو میرے مولا پہ
میں ہوں راضی رضا پہ مالک کے
لیک مجھکو بتا تو وہ ترکیب
دن وہی ہوں ۔ ہوں اور وہی باتیں
تب کہا عقل نے کہ اے حضرت
اب بھی سنبھلیں تو کچھ نہیں مشکل
پہلے سب ہوویں شرع کے پابند
جس طرح ہو نبی نے فرمایا
جو کریں کام وہ خدا کے لئے
خوب مضبوط پکڑیں سنت کو
چھوڑیں ہرگز کسی نہ حالت میں
چھوڑ دیں جو حرام شرع میں ہوں
دیں بچوں کو مذہبی تعلیم
مذہبی رنگ میں رنگا جاویں
ہو لی ہیں پھر ترقیاں کیا کیا
انکا ڈنکا بجے زمانے میں
ہوویں پہلی سی دولت و حشمت
عقل یہ کہہ کے چپ ہوئی آخر

جانتا ہوں کہ ہوں ذلیل و خراب
کیا دکھاؤنگا منہ بروز حساب
جیسے جیسے کئے ہیں کام خراب
منہ نہ دیکھیں میرا کبھی احباب
میری صورت نہ دیکھیں شیخ و شاب
کیا بے شرم ہوں میں خانہ خراب
مانتا ہی نہیں دل بیتاب
ہو گئے آپ ماہیٔ بے آب
اور ہیں تریاں یہ دل بیتاب
ہے غفور الرحیم اور تواب
جس کا ممکن نہیں کہ ہو بیحساب
میرے بارے میں کرنہ اور خطاب
جانتا میں نہیں ثواب و عذاب
جیسے ہیں یہ قوم ہو ہمہ شاداب
ہو رہیں ہیں جواب خیال و خواب
اپنے ہاتھوں سے یہ ہوئی ہیں خراب
عود کر آوے ان کی پہلی شباب
تو کہ ہو نہ بچے جوان شیخ و شاب
ویسے ہی کام سب کریں احباب
جیسے حضرت کے کرتے تھے اصحاب
خوب تھامیں رہیں خدا کی کتاب
ہاشمی خلق احمدی آداب
جیسے مجلا ۔ زنا و سود و شراب
تا نہ سمجھیں ہے کیا ثواب و عذاب
سب کے سب مرد و زن و شیخ و شاب
دیکھ لیں اسکو کر کے سب اجتناب
نام سے کانپیں رستم و سہراب
مدح خواں ہوں جہاں کے شیخ و شاب
سوچ دل میں یہ پند ہیں نایاب

اے خدا اے جہان کے مالک | اے غفور الرحیم والے تواب
دین اسلام کی خبر تو لے
باغ اسلام کا پھلے پھولے

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات از منشی عبدالرؤف

موحد مقیم باسم برار

الٰہی میں بندہ گنہگار ہوں
خدایا میں احقر خطا کار ہوں
مجھے نفس و شیطان نے عاجز کیا
گناہوں کا میرے نہیں کچھ شمار
گناہوں میں گذری ہے میری عمر سب
نہیں میرے حُسن عمل یک ذرا
خطاؤں سے معمور ہوں بال بال
رہا دل پہ لیکن مجھے یہ ہر دم قوی
نہیں مجھ سا عاصی جہاں میں کوئی
ہو دنیا ہو دوں کی مجھ میں ہوس
میں جاؤں کہاں چھوڑ کر تیرا در
کروں کس سے جا کر میں اپنا حال
پہ قلبی تسلا ہے میری دور کر
ہو رحمت جو تیری تو رحمت ہو دو
میری عرض ہے اے خدا جہان
تو ہی لیس سمیع المناجات ہے
گذرتی میری غم میں اوقات ہے
بدرگاہ عذر آورم اے کریم
تو عصیان ایں عاصی خستہ حال
سلیح توبا شتم ہمہ روز و شب

جب سے ایام سے اپنے گرانبار ہوں
تری مغفرت کا طلبگار ہوں
ترے در پہ لایا ہوں میں التجا
تو ہی بخش دے میرے آمرزگار
میں ہوں منفعل تجھ سوا کوئی رب
فقط تیری رحمت کا ہے آسرا
عبادت کا یکدم نہ آیا خیال
رہی نفس امارہ کی پیروی
رہا اب آگے ہی مشکل گھڑی
مجھے باز رکھ اس ہی فریاد رس
خطاؤں سے میری تو کر در گذر
تو ہی عرض سن میری ایزد تعال
مرا دل تو رحمت سے معمور کر
ہے بخشندہ اے خدائے غفور
بچانا یہ دوزخ سے مجھکو الٰہ
تو ہی ہے مرا قاضی حاجات ہو
تو ہی دافع کرب و آفات ہے
کہ ہستی غفور و رؤف و رحیم
بحق عفو ای ظاف ذوالجلال
ہمیں عرض ازاں تو اے پاک رب

دعائے موحد کو کن قبول
بحق جناب محمد رسول

ahmadimuslim.de

ایضاً ولہ غزل نصیحت آمیز

رکھتے ہیں ہم ذریعہ رسول کریم کا
خیر البشر کا امتی اس نے کیا ہمیں
رتبہ بیان کرے کوئی فخر رسل کا کیا
آ حدیث پر عمل کرو اے مومنو! مدام
ہوگی نہ مغفرت کبھی شرک کی خشر پر
جو مرلوی کہ چھوڑتے مسائل حدیث کی
اکثر مشائخ ہمکو نظر آئے بد عمل
کر جان و دل سے مرشد کامل کی پیروی
دوزخ کی آگ اسکو شکم میں بھرے گا وہ
حج کو نہ جائے اور نہ دے مال کی زکوٰۃ

کیا خوف ہمکو ہووے عذاب جحیم کا
کیا ہی ہوا ہے ہم پر فضل خدائے کریم کا
جسکے قدم سے فخر ہے عرش عظیم کا
ہر حکم تمکو بس یہی رب الحکیم کا
ہو اوپر ٹھکانہ بس ایسے رحیم کا
چکھے مزا وہاں یہ عذاب الیم کا
اصلا نہیں ہے پاس انہیں شرع قویم کا
ہادی بتا ہو وہ ہی رہِ مستقیم کا
کھاتا ہے مال جو کوئی یاں پر یتیم کا
قارون کیا تھا ہوگا شمار اس لئیم کا

ہو خاتمہ بخیر یہ ہو فضل کا اے خدا
آسان صراط سے ہو گذر اس اثیم کا

تقریظات (ریویو)

الایمان: اس رسالہ میں جناب مولوی محمود علی صاحب مولوی فاضل نے ایمان کی بحث کے متعلق تمام آیات کو جمع کیا ہے اور ۱۱۶ صفحہ کی ضخامت کی کتاب اسی مضمون میں لکھی ہے جسمیں کئی ایک مسائل ایمانیہ کا ذکر ملتا ہے لکھائی چھپائی وغیرہ عمدہ۔ قیمت ۱۲؍ پتہ منیجر اخبار وکیل امرتسر

جواز اللحم: اس رسالہ میں شیخ عزیز اللہ صاحب نے گوشت خوری کے جواز پر بحث کی ہے ۔ اس سے ثابت کیا ہے کہ گوشت خوری منع نہیں۔ قیمت ۲؍ پتہ انجمن اسلامیہ بریلون

عصر جدید: یہ ایک ماہواری رسالہ ہے اس میں اصلاح رسوم اور تمدن کے متعلق مضامین نکلا کرتے ہیں مسلمانوں کی رسوم کی اصلاح اصل تو قرآن و حدیث ہی کی اشاعت سے ہوگی مگر رسالہ مذکورہ کے حامی بھی اپنی مقدور بھر کوشش کرتے ہیں۔ خدا ان کی سعی بارآور کرے۔ قیمت سالانہ عہ (پتہ) منیجر عصر جدید مالیر کوٹلہ

نماز مترجم: یہ نماز با ترجمہ ہونے کے علاوہ منظوم بھی ہے نہایت خوش خط کاغذ عمدہ قیمت ۱؍ (پتہ) مولوی محمد فیروز الدین صاحب منشی فاضل شہر سیالکوٹ

جہاد

مخالفین اسلام کے عموماً آریہ صاحبان کے پیچھے خصوصاً لفظ جہاد ایسی چیز ہو کر پڑا ہے کہ جس کتاب کو خواہ تکذیب یا تکفیر دنیا ہو یا تہذیب یا لہ ہو کوئی کتاب دیکھو اسکا رونا ملیگا لفظ جہاد کی صورت دیکھنے سے آریہ صاحبان تھر تھر کانپتے ہیں نام سننے سے جان نکلتی ہے مگر یہ سب باتیں بسبب جہالت کے ہیں تحقیق حق ابطال باطل سے واسطہ نہیں تعصب و ہٹ دھرمی میں مست ہو رہے ہیں اگر کبھی اصلیت بتلانیکا ارادہ کیا فوراً صلواتیں سنانے پر آمادہ ہو گئے مگر ہم اسکا خیال نہیں کرتے ہیں کہ ہماری سماج کب بھائی ہمکو کیا صلہ دیگی اس مختصر مضمون میں جہاد کی اصلیت بتلانے ہیں غور سے سنئے جہاد مشتق ہے جہد و جہد سے جسکے معنے ہیں کوشش کرنیکے ہمارے ان معنی کی تصدیق آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے ہوتی ہے جسمیں حضور انور نے جہاد کی تین قسمیں بتلائی ہیں۔ حدیث یہ ہے فمن جاھدھم بیدہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بقلبہ فھو مؤمن۔ جس نے ہاتھ سے جہاد کیا وہ بھی ایمان دار ہے اب غور طلب یہ مسئلہ ہے کہ اگر جہاد کے معنے کفار کو قتل کرنا ہیں تو لسانی اور قلبی جہاد کے کیا معنی ہیں کچھ شک نہیں کہ یہ حدیث زبان حال سے بتلا رہی ہے کہ جہد و جہد جہاد کے معنے کوشش کرنے کے ہیں جو آجکل بھی ہو رہی ہے دین حق کی تائید میں کتابیں لکھنا یہ دستی جہاد میں داخل ہے اور زبان سے وعظ و نصیحت کرنا ولیے دعا و مناجات کرنا زبانی و دلی جہاد ہیں آریوں کو مناسب ہے کہ اس لفظ جہاد سے گو خائف ہوں اسکی سیرت کو ملاحظہ کریں میں دعوی سے کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں کوئی آیت اس قسم کی نہیں ملیگی جسکے یہ معنے ہوں کہ کفار کو بوجہ کفر کے تہ تیغ کرو جو دکھلا سکے وہ اسکو منہ مانگا انعام مگر اسکا خیال رہے کہ نقل عبارت میں تحریری اور سینہ زوری نہ ہو ورنہ ؎ چپ کار سے کند چاقل کہ باز آید پشیمانی کا مصداق ہونا پڑیگا سوامی دیانند بھی فرماتے ہیں کہ آگا پیچھا دیکھ کر معنے کرنا۔

فتویٰ

سوال نمبر ۲۷۰: کیا فرماتے ہیں علمائے اہلحدیث اسبارہ میں کہ ہندوستان کی اکثر بستیوں میں ہلال رمضان پہلے ایکروز دیکھا گیا اور اسکے قرب وجوار یعنے پانچ دس بیس چالیس پچاس سو دو سو میل پر بعض بستیوں میں دوسرے روز دیکھا گیا اور ہر بستی والوں نے اپنے اپنے حساب پر روزہ رکھا اور دونوں فریق نے ایک ہی روز ہلال شوال دیکھکر عید الفطر ادا کی جنہوں نے پہلے روزہ رکھا انکو پورے تیس روزے اور جنہوں نے پیچھے رکھا انکو انتیس روزے میسر ہوئے اب جنکو پہلے روز چاند نظر نہیں آیا۔ ویسے روزہ رکھنے کے واسطے دوسری بستی والوں کی گواہی طلب کرنا ضرور ہے کہ نہیں اور جنکو انتیس روزے میسر ہوئے اُن پر ایک روزہ کی قضا لازم آئیگی یا نہ؟

سوال نمبر ۲۷۱: کسی بستی میں روزہ رکھے پانچ دس روز کے بعد دوسرے بستی والوں نے خط سے یا خود آکر گواہی دی کہ تم سے آگے ایکروز ہمنے چاند دیکھکر روزہ رکھا ہے تو انکی گواہی قبول کیجائیگی یا نہیں اور اُن گواہوں کے اعتبار پر مثلاً دسویں کو گیارھواں قرار دینا اور اپنی نیت وعدہ کو بدلنا جائز ہے یا نہ اور چاند کے بارہ میں گواہی طلب کرنا سو روزہ رکھنے سے قبل ہے یا بعد؟

سوال نمبر ۲۷۲: کتب فقہ میں چاند کیلئے قصر کی حد تک کی گواہی لینا جائز جو لکھا ہے سو وہ کس کا قول ہے اور اس بارہ میں آئمہ اربعہ نے کیا فرمایا ہے اور صحابہ سے کیا مروی ہے اور حدیثوں سے کیا ثابت ہوتا ہے؟

السائل: شیخ عبدالصمد اند پانڈی چری علاقہ فرانس

جواب نمبر ۲۷۰: اس امر میں علماء کا اختلاف ہے کہ ایک ملک والوں کے چاند دیکھنے سے دوسرے ملک والوں پر رمضان لازم آتا ہے یا نہیں تحقیق یہ ہے کہ بہت دور دراز ملک والوں پر تو لازم نہ ہوگا مگر قریب قریب کے لوگوں پر لازم ہے پس صورت مرقومہ میں قریب کے لوگوں پر تو رمضان فرض اسی روز ہوا تھا جس روز دیکھنے والوں پر ہوا تھا اس لئے انکو ایکروز کا روزہ بطور قضا کے رکھنا چاہئے۔

جواب نمبر ۲۷۱: اگر شہادت معتبر ہو۔ تو اپنی نیت بدل دینا چاہئے۔

جواب نمبر ۲۷۲: رد المحتار میں بعض علماء کے اقوال لکھے ہیں کہ علماء شافعیہ کا مذہب یہی ہے کہ ایک ملک والوں کا دیکھنا دوسرے ملک والوں پر حجت نہیں ہو سکتا۔ صحابہ میں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ترمذی میں آئی ہے کہ بعض لوگوں نے کہا کہ ہمنے ملک شام میں فلاں روز چاند دیکھا۔ جو ابن عباس کی رویت سے ایکروز قبل کی تھی ابن عباس نے کہا ہم تو اپنی ہی روایت کو معتبر جانینگے۔ کیونکہ ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح حکم فرمایا ہے رد المحتار میں اس مذہب (عدم اعتبار رویت) پر ایک اور دلیل بھی عمدہ لکھی ہے کہ نمازوں کے لئے ایک ملک کے اوقات دوسرے ملک والوں پر لازم نہیں یعنے یہ جائز نہیں کہ پنجاب والے مدراس والوں کے زوال کے وقت نماز پڑھیں جو آدھ گھنٹہ پہلے ہوتا ہے بلکہ جسوقت اُن کے ہاں زوال ہوگا۔ اوسوقت اونکو نماز ظہر واجب ہوگی۔ پس اگر چاند کی رویت ایک ملک والوں کی دوسرے ملک والوں کو لازم ہو جاوے تو نماز کے اوقات کیوں لازم نہ ہوں۔ واقعی یہ دلیل نہایت عمدہ ہے

سوال نمبر ۲۷۳: زیور مستعمل پر زکوۃ فرض ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۲۷۴: سنت فجر کی اگر پہلے نماز فرض کے پڑھ سکا تو بعد فرض ادا کرکے پڑھنا افضل و اولیٰ ہے یا بعد طلوع آفتاب کے۔

سوال نمبر ۲۷۵: ہندہ کا شوہر زید پانچ چھ برس سے کہیں چلا گیا۔ اور ہندہ کو معلوم ہے کہ شوہر ہمارا فلاں مقام پر ہے لیکن خرچ وخط خطوط کبھی نہیں بھیجتا ہے گویا ہندہ سے زید کو کوئی تعلق نہیں ایسی حالت میں ہندہ نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں اور ہندہ نوجوان ہے چاہتی ہو کہ اگر شرع حکم دے تو نکاح کر لیں۔

سوال نمبر ۲۷۶: بکری کا بچہ سور کا دودھ پیکر پرورش پایا ایسا بچہ کا گوشت حلال ہوگا یا حرام؟

سوال نمبر ۲۷۷: زید کہتا ہے کہ چمڑا مردار کو بیچکر اور اسکے پیسہ وغیرہ سے کھانا جائز ہے۔

سوال نمبر ۲۷۸: امام خطبہ پڑھنے کو منبر پر چڑھے تو وقت السلام علیکم کہے۔ تو یہ السلام علیکم کہنا اُسوقت کا کہنا سنت ہے یا مستحب یا کیا؟

سوال نمبر ۲۷۹: جمعہ کا خطبہ نعت اشعار پڑھا دیں اور مدح عبدالقادر آیا یہ جائز ہے یا کیا؟

سوال نمبر ۲۸۰: طاعون کے بارہ میں جو حدیث ہے کہ جسم گلٹی ہوں

ahmadimuslim.de

طاعون ہو۔ وہاں مت جاؤ۔ اور وہاں سے نہ نکلو۔ اگر کوئی شخص بخوفِ طاعون بھاگ کر مرا۔ تو کیسی موت ہوئی بینوا بالحدیث والقرآن توجروا عند الرحمٰن ؛۔ راقم محمد انوار الحسن گیا منہ پور۔ کرنالوال

جواب نمبر ۲۷۳ :۔ زیور کی زکوٰۃ فرض ہونے میں اختلاف ہے فقیر کے نزدیک فرض نہیں۔

جواب نمبر ۲۷۴ :۔ بعد نماز فرض پڑھ سکتا ہو اگر طلوع سورج کے بعد پڑھے تو اچھا ہے۔ کیونکہ اختلاف سے نکل جاویگا۔

جواب نمبر ۲۷۵ :۔ ایک دو دفعہ معتبر ذریعہ سے خاوند کو کہلا بھیجے کہ میرے حقوق ادا کرو۔ اگر نہ مانے تو مفتی اسکے فسخ نکاح کا فتویٰ دے سکتا ہے۔ شرح وقایہ میں ہے کہ خاوند نان ونفقہ نہ دے سکے تو عورت کے تقاضا کرنے پر قاضی فسخ نکاح کا حکم دیدے جب نان ونفقہ نہ دے سکنے پر یہ حکم ہے تو صحبت معاشرت وغیرہ نہ دینے سے یہ حکم بطریق اولیٰ ہوگا۔

جواب نمبر ۲۷۶ :۔ حلال ہے۔ جبکہ عرف عام میں اسکو بکری کہا جاتا ہے تو شریعت میں بھی بکری ہے۔

جواب نمبر ۲۷۷ :۔ مردار کا چمڑہ بیچنا جائز ہے حدیث میں ایسا آیا ہے۔

جواب نمبر ۲۷۸ :۔ سنت ہے حدیث میں آیا ہے۔

جواب نمبر ۲۷۹ :۔ اگر نعمت اللہ جماعت نہ کرا سکے تو خیر۔ اگر پڑھا سکے تو وہی پڑھاوے۔ کیونکہ مسلمانوں میں توارثاً ایسا ہی چلا آیا ہے

جواب نمبر ۲۸۰ :۔ جو شخص طاعون سے ڈر کر بھاگا اور مر گیا وہ سخت گنہگار ہے ؛۔

سوال نمبر ۲۸۱ :۔ جب زید نے ہندہ سے نکاح کیا تھا۔ تو پہلے خاوند سے ایک لڑکا ہندہ کے ساتھ تھا زید نے مثل اپنے بیٹے کے اسکی شادی کی تھی اور اسے اپنا بیٹا کہتا تھا ہندہ کے مرنے کے بعد اس لڑکے کی بی بی سے اسکا نکاح جائز ہے یا نہیں (خریدار اہلحدیث ۵۵۲)

جواب نمبر ۲۸۱ :۔ جائز ہے کسی کے لڑکے کو اپنا لڑکا کہنا منع ہے اور اگر کہہ بھی دیا۔ تو بیٹا نہیں ہو سکتا خود پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کی بیوی سے نکاح کیا جسکو آپ نے اس سے پہلے متبنّے کیا تھا اس نکاح کی اجازت پر خدا نے فرمایا۔ لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ یعنے نبی کو اسلئے اس نکاح کی اجازت ہوئی تھی کہ مسلمانوں کو اپنے متبنّوں کی بیویوں کے نکاح کرنے میں رکاوٹ نہ ہو۔

سوال نمبر ۲۸۲ :۔ ایک شخص اپنا مال نقد قیمت سے دو روپیہ میں بیچتا ہے اور قرض لینے والوں کو سوا دو یا اڑھائی روپیہ میں تین مہینے یا چار مہینے کے وعدہ پر دیتا ہے زید کہتا ہے کہ قرض فروخت کرنے میں زیادہ قیمت لینا داخل سود ہوگا۔ اگرچہ نیت سود کی نہ ہو۔ اور نہ سود کچھ مقرر کیا ہو۔ عمرو کہتا ہے کہ جائز ہے کیونکہ نہ اوسکی نیت سود لینے کی ہے اور نہ سود مقرر کیا ہے بینوا توجروا۔ (خریدار اہلحدیث ۲۰۴۳)

جواب نمبر ۲۸۲ :۔ جائز ہے۔ اہلحدیث میں پہلے بھی کئی دفعہ یہ مسئلہ آچکا ہے صحیح ترمذی نیل الاوطار کے حوالہ سے جواز کا جواب دیا گیا تھا۔

سوال نمبر ۲۸۳ :۔ ایک چاردیواری کا احاطہ گھیرا ہوا ہے اسی احاطہ میں ایک قبرستان اور ایک مسجد ہے۔ اور وہاں پر ایک دو ولیا کی درگاہ بھی ہے اور قبرستان کے قبلہ رخ مسجد ہے۔ پس ایسی مسجد میں نماز ہو سکتی ہے یا نہیں ؟ اور قبرستان کا مجاور ہے مسجد کا پیش امام بھی ہے اور نقیر ہے۔ اور جبکہ مسجد میں چراغ روشن کیا جاتا ہو تب ولی کے مزار پر بھی چراغ جلایا جاتا ہے۔ اور ولی کی قبر پر غلاف وغیرہ بھی ڈالا گیا ہے۔ پس اس صورت میں اس پیش امام کے پیچھے جو اس قبرستان کا مجاور اور ولی کے مزار کا خادم ہے نمازیوں کی نماز ہو سکتی ہے۔ یا نہیں ؟ بینوا توجروا۔

(محمد ابراہیم از اودن ملک بہار)

جواب نمبر ۲۸۳ :۔ مسجد کے احاطہ میں قبلہ رخ اگر قبریں ایسی ہیں جو نمازی کے سامنے آتی ہوں۔ تو نماز جائز نہیں۔ اور اگر ایسی صورت نہیں۔ تو نماز جائز ہے مجاور مذکور کا اگر مشرکانہ عقیدہ ہے تو اسکے پیچھے نماز جائز نہیں۔

حق پرکاش } آریوں کی کتاب ستیارتھ پرکاش کا معقول اور دندان شکن جواب ہے۔ قیمت ۱۲؍
مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

افسوس مولانا عبدالحمید صاحب ساکن پٹنہ از خاندان مولانا ولایت علی صاحب مرحوم انتقال فرما گئے اللھم اغفرلہ جماعت اہلحدیث سے توقع ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھینگے

یہ ہفتہ امرتسر میں بڑی رونق کا گذرا ہے شیخ عبدالحق (سابق پنڈت لچھمن داس) اسلام کے لیکچر بڑے زور شور سے ہو رہے ہیں آریوں کو اعلان دیا گیا کہ ۹ بجے سے دس بجے تک شیخ صاحب ڈیرہ پر خاص آریوں کو جواب دیا کرینگے۔ مگر افسوس کہ کوئی سماجی نہ آیا۔ اسی ہفتہ ایک جوان لڑکا انٹرنس پاس ساکن ضلع رہتک نام دہرم داس عبدالرحیم بنا اور ایک بالغ لڑکا نام چھیمی داس عبدالقیوم ہوا۔ خدا ان کو ثابت قدم رکھے آمین۔

تحقیق کیا گیا ہے کہ کرشن قادیانی نے اپنے مرید خاص حکیم فضل الدین بھیروی کو اس جرم میں کارمفوضہ سے الگ کیا ہے کہ وہ کتابوں کی قیمت زیادہ لیتے تھے۔

سوامی درشنانند مناظر دیرینہ ضلع گورکھپور بقول سناتن دہرم گزٹ (بحوالہ تحفہ ہنود) آریوں سے الگ ہو کر ہندؤں میں جا ملے کیا سچ ہے؟ آریہ اخبار بتاوینگے؟

روس و جاپان کی صلح کا ہونا اغلب ہے۔ جاپان نے تاوان جنگ کا دعوی چھوڑ دیا۔

۱۲ اگست کو جاپان اور انگلستان میں ایک نئے معاہدہ پر لارڈ لینسڈون اور بیرن ہیاشی کے دستخط ہو گئے اس معاہدہ میں یہ قرار پایا ہے کہ کسی طاقت کی طرف سے اندیشہ ہونے پر فریقین میں سے ایک دوسرے کے فوائد کی نگرانی کریگا۔۔ اکثر حلقوں میں اس معاہدہ کو تحفظ ہندوستان کی گارنٹی سمجھا جاتا ہے۔

روسی حملہ پسپا کر دیا گیا۔ مارشل اویاما جاپانی کی رپورٹ ہے کہ ۲۶ تاریخ کو رنگ سنگ کے شمال مشرق اور دیگر مقامات پر بڑی ہلکی لڑائی ہوئی جسمیں روسیوں کو پسپا کر کے ان کی تمام پوزیشنوں پر قبضہ کر لیا گیا۔

التوائے جنگ بیرن کاسورا کی وساطت سے جاپان نے التوائے جنگ

کو منظور کر لیا ہے مگر عہدنامہ صلح پر دستخط ہونے سے پہلے اسپر عملدرآمد نہ کیا جائے گا۔

طاعون۔ ہفتہ گذشتہ میں ۲۰۸۳ واردات اور حسب تفصیل ذیل ۲۰۵۰ طاعونی اموات ہوئیں۔ بمبئی پریزیڈنسی ۱۴۲۲۔ مدراس ۷۸۔ بنگال ۵ صوبجات متحدہ ۲۶۔ پنجاب ۱۴۔ برہما ۹۔ صوبجات متوسط ۳۵۔ بمبئی ۱۰۷۔ وسط ہند ۲۲۔ راجپوتانہ ۱ (کرشن قادیانی کی مہربانی)

کلکتہ میں ایک مسلمان گاڑی کی جھپیٹ میں آ کر مر گیا۔

مہاراجہ بڑودہ نے حکم دیا ہے کہ اوقاف ریاست کے تمام متولی آمد کا باقاعدہ حساب رکھا کریں۔ تاکہ افسران ریاست جب چاہیں دیکھ سکیں۔

مدراس اور لکھنؤ میں ہیضہ ترقی پر ہے (خدا فضل کرے)

سکندر آباد پولیس نے جعلی نوٹ بنانے والے چار آدمی گرفتار کئے ہیں دو یورپشین دو ہندوستانی ہیں۔

پرنس آف ویلز کی تشریف آوری پر کلکتہ میں پندرہ ہزار روپے کی آتشبازی چھوڑی جائے گی (کیوں! اسلئے کہ ہند میں قحط عام کے آثار ہیں؟)

ملا مٹڈا کا ایک ست گرو پشاور آیا ہوا ہے ہزاروں مرد و عورتیں اسکی زیارت کو جاتے ہیں۔

مرغ لڑانے کے جرم میں لاہور میں دو آدمیوں پر دس دس روپے جرمانہ ہوا (بہت کم ہے)

کلکتہ کا ایک اخبار راوی ہے کہ لارڈ منٹو آئندہ وائسرائے اسی ماہ ستمبر میں آ جائینگے (خیر مقدم)

آگرہ میں ایک مقدمہ قتل عورت کی نسبت پولیس نے چالان کیا ملزم کو جرم سے اقبال تھا۔ عورت جیتی جاگتی ملگئی (کیا قادیانی مسیح کا معجزہ ہے)

قادیان میں ۲۰ اگست کو کرشن قادیانی کے بیت الماری کے تختے سے چوٹ لگی جسکی وجہ سے آپکو سخت تکلیف ہوئی اسپر خرم گھبرا گیا ہے اوسی تاریخ کو یہ الہام ہوا فرعون عیسی و من معہ (گھبرا گیا عیسی اور اسکے ساتھی) اور کیا یہ گھبراہٹ سر کی چوٹ کے باعث ہوئی یا کوئی اور موجب ہو خدا خیر کرے۔ ۲۰ اگست کو آپنے صبح کی رویا میں چند مرغے ایک بکرا ابھی دیکھا اور اوپر سے ایک بلی بھی منہ میں چوہا لئے آ گئی لیکن خیر یہی ہوئی کہ مرغا نہ چھینے۔ پھر آپ ان مرغوں کو لیکر ۲۲ اگست کو الہام ہوا۔ پہاڑ گرا اور زلزلہ آیا (از الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء)

اسلامک ڈیبیٹنگ کلب امرتسر کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کو قرار پایا ہے۔ باہر کے صاحب بھی تشریف لاویں

دی بیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک آج تک آپکو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنکس ہر جگہ ملسکتے ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھلجاتے ہیں افسوس کہ آجکل لاہوری کے ٹرنکوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائیداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ خصوصیات کیساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہم سے رنگ اور روغن کراتے ہیں اور ہم سے عموماً مال منگا کر باہر بھیجتے ہیں اس طرح سے خریداروں کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کردی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعایت: ہمنے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کردی ہے یعنی بجائے ۳ فی انچ کے ۲ فی انچ کردی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور انشاءاللہ "کم فروشی بسیار فروشی" پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی انچ ۲ فی انچ		بحساب ۳ فی انچ						کیس بکس
سائز ٹرنک	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	۸ انچ		۱۲ فی انچ
قیمت اصل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		تا رعایتی ۲ فی انچ
قیمت رعایتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
ٹرنک تیلی دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.		کیس بکس سٹیل ۳ فی انچ

نوٹ: ایکدرجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

عبدالعزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

در شفا بند سمجھکر مایوس نہ پھرو

مدار زندگی پر خون صالح

ہماری مشہور اور زود تاثیر ادویہ سے بہت جلد فائدہ اٹھاؤ۔ کیونکہ جب ہمارا علاج اور ہماری مجوزہ دوائیں مسلسل ہیں تو آپ ان کے منگوانے میں کیوں تامل اور دیر کرتے ہیں۔ اور یہی خام خیالی ہے کہ جب بیماری ہو۔ تو دوائی استعمال کرنی چاہئے۔ نہیں بلکہ حفظ ما تقدم کے طور پر کبھی کبھی مصفیات خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کریں چونکہ ان دنوں ہندوستان اور پنجاب میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں موذی طاعون نہ ہو۔ اسلئے انسانی ہمدردی گوارا نہیں کرتی کہ آپکو ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جاوے یعنی یہ کہ جوہر مصفی خون کا ضرور استعمال رکھیں اسی سے خون فاسد کا قلع قمع ہو کر خون صالح پیدا ہوجاتا ہے اور تقویت کے واسطے لائف پلز کا استعمال ضروری ہے ہمیں لائف پلز کا کورس جسمیں تین بکس ہوتے ہیں از سر نو عالم شباب دکھاتا ہے قیمت فی بکس ۸؍ ۴۰ گولی ہے

جوہر مصفی خون۔ قیمت شیشی خورد ۱۲؍ شیشی کلاں ۱؎

ملح سلیمانی: امراض معدی کے قلع قمع کرنے کے لئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ۸؍ فیملی جو اب ہے سات شیشیوں کے ۵؎ ہے۔

روغن طلا: خلاف قانون قدرت عمل کر کے نیز نہ صرف اعضا کی ساخت بگڑ گئی ہے بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام میں سخت فتور پیدا ہوکر جبکہ عضو اپنے فرائض منصبی سے جواب دینے لگتی ہیں تو زندگی وبال جان ہو کر دیوانگی پیدا ہوتی اور خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے اگر ایسے لوگ اطمینان قلبی چاہیں تو ہمارے روغن طلا سے بہت جلد مستفید ہوں جسکی قیمت صرف تین روپے ہے۔

خوشبودار منجن۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍

آتشک کی دوائی ۱؎ قیمت [illegible] **بواسیر کی گولیاں** قیمت ۱؎

آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے۔ (مکمل پتہ)

حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی

چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا